جلد ۵ | ۲۲ نبوت ۱۳۳۵ ہش ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۷۶ھ ۲۲ نومبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۴۸

تاریکی کے ہر دور میں اسلام کے احیاء کی خبر

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے کی سالانہ جلسوں میں بیان فرمودہ بعض اہم تقاریر سیر روحانی حصہ دوم کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہوئی ہیں۔ اس سے ذیل کا اقتباس ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

حضرت امام جماعت احمدیہ نے اپنی تقریر میں سورت نجم کی ابتدائی آیات کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے فرمایا۔

صداقت معلوم کرنے کا ایک اہم اصول

ایک موٹی بات جو ہر شخص سمجھ سکتا ہے یہ ہے کہ کوئی جھوٹا آدمی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ جو تعلیم میں پیش کر رہا ہوں اس میں جب کبھی رخنہ واقعہ ہوگا، اس وقت کوئی اور آدمی پیدا ہو جائے گا۔ جو میرے کام کو سنبھال لے گا۔ یہ آتنی نمایاں بات ہے کہ عیسائی جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بڑی سختی سے اعتراضات کرنے کے عادی ہیں۔ وہ بھی بس بات پر قائم ہیں کہ کسی نبی کی صداقت کی علامت یہی ہے کہ اس کی کسی اور نبی نے خبر دی ہو۔ اور اس نے اپنے بعد کسی اور نبی کے ظہور کی پیشگوئی کی ہو۔

تاریکی کے ہر دور میں اسلام کے احیاء کی خبر

• حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کا ثبوت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ خبر دی کہ جب کبھی اسلام پر تاریکی کا کوئی دور آئے گا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا آدمی کھڑا کیا جائے گا جو دوبارہ اسلام کو اپنی جگہ پر قائم کرے گا۔ اور یہ ثبوت ہوگا اس بات کا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فانی نہیں۔ کیونکہ کوئی مثال ہزار بارہ سو سال کے بعد اپنے جانشین پیدا نہیں کر سکتا اور کوئی شخص یہ طاقت نہیں رکھتا کہ وہ کہہ سکے کہ جب بھی میرے مشن کو نقصان پہونچے گا۔ خواہ کسی زمانہ میں پہنچے، اور خواہ دنیا کے کسی علاقہ میں پہنچے اس وقت آسمان سے ایک ایسا آدمی بھیجا جائے گا جو اس فتنہ کو دور کر دے گا۔

آئندہ زمانوں میں پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا فائدہ

بعض لوگ یہ کہا کرتے ہیں کہ اگر یہ پیشگوئی ۱۳ سو سال کے بعد پوری بھی ہوئی، تو اس سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کیا ملا۔ میں ایسے معترضوں سے کہتا ہوں کہ کیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صرف عرب کے لئے تھے۔ کیا اس زمانہ کے لوگ آپ کی امت میں شامل نہیں تھے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک زندہ نبی ہیں اور قیامت تک آنے والے لوگوں کے لئے ہیں۔ اس لئے ضروری تھا کہ آپ کی پیشگوئیاں ہر زمانہ میں پوری ہوتیں۔ تاکہ ہر زمانہ کے لوگ اپنے ایمانوں کو تازہ کر سکتے۔ اور انہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر ایک زندہ اور تازہ ایمان میسر آتا۔ پس

یہ کہنا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس پیشگوئی کے پورا ہونے سے کیا ملا۔ محض نادانی ہے۔ اس پیشگوئی نے پورا ہو کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو روشن کر دیا۔ اب اگر کوئی یہودی اور عیسائی آپ پر اعتراض کرتا ہے تو ہم ان پیشگوئیوں کو ان کے سامنے رکھ کر کہتے ہیں۔ کہ دیکھو یہ وہ پیشگوئیاں تھیں، جن کے مطابق اس زمانہ میں ایک شخص مبعوث ہوا۔ اور اس نے کہا کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی خدمت اور اس کی اشاعت کے لئے مبعوث ہوا ہوں جب اگر کوئی اسلام کا مقابلہ کرنا چاہتا ہے تو وہ میرے سامنے آئے۔ کیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک شخص کا عین وقت پر اسلام کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو منجدھار سے نکالنے کے لئے آجانا اس بات کا ثبوت نہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے برگزیدہ رسول تھے۔ یقیناً کوئی جھوٹا آدمی اس قسم کا دعوےٰ نہیں کر سکتا۔

سابق الہامی کتب کی پیشگوئیاں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ثبوت ہیں

قرآن کریم نے بھی اس دلیل کو لوگوں کے سامنے پیش کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا تو موسیٰ کے وقت میں تھا کہ تو نے جھوٹ لے کر اپنے متعلق تورات میں بشارت لکھوا دی یا تو عیسیٰ کے وقت میں تھا کہ تو نے ان سے کہہ کر اپنے متعلق انجیل میں پیشگوئیاں درج کروا دیں۔ ان پیشگوئیوں کو پہلی الہامی کتب میں پایا جانا اور پھر ان پیشگوئیوں کے عین مطابق ایک شخص کا دنیا میں ظاہر ہونا ثابت کرتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول ہیں۔ اور ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ اور حضرت تمام انبیاء آپ کے معتقد تھے۔ کیونکہ انہوں نے اپنی کتب میں آپ کے متعلق پیشگوئیاں کی تھیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۹ ار نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج بجے کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے: الحمد للہ"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۹ ار نومبر۔ حضرت میرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت تا حال علیل ہے۔ بلکہ نقرس کی تکلیف کا اضافہ ہو گیا ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ ● قادیان سے مکرم مولوی عبد الرحمان صاحب امیر مقامی مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم سید داؤد احمد صاحب اور صاحبزادی امۃ الباسط بیگم صاحبہ سلمہا بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بچوں کے ہمراہ مورخہ ۸ ار نومبر کی صبح کو عازم پاکستان ہو گئے ہیں۔

علاوہ ازیں مبلغ انڈونیشیا مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل مبلغ اٹلی و دیگر مبلغین مولوی محمد صدیق صاحب و لطیف صاحب اور ایک افریقی احمدی طالب علم محمود بھی کر ہندوستان کے ذریعہ پاکستان روانہ ہو گئے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور انہیں بخیریت منزل مقصود تک پہنچائے۔

قادیان مورخہ ۱۷ ار نومبر۔ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب آج شام آٹھ بجے کی گاڑی بخیریت پاکستان سے واپس تشریف لے آئے۔ الحمد للہ۔

ریویو

احادیث الاخلاق

..... مصنفہ سالک ناظم خلام احمد صاحب بلوہ کی طرف سے عمدہ کاغذ اور دیدہ زیب صورت میں شائع ہوا ہے۔ جسے مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد سے خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس کے لئے مختصر نصاب مرتب کیا۔ ابتداء میں آٹھ صفحہ کا مختصر تعریف حدیث تدوین حدیث وغیرہ امور پر مشتمل ہے۔ احادیث کا انتخاب موجودہ ضروریات کو ملحوظ رکھ کر کیا گیا ہے۔ جو ترتیبی بعد تبلیغی دونوں پہلوؤں سے مفید ہیں۔ مختلف عنوانات کے ماتحت متن حدیث اس کا سلیس اردو ترجمہ پھر مختصر تشریح درج کی گئی ہے۔ ملنے کا پتہ۔ مکتبہ خدام الاحمدیہ

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے .... پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر، قادیان
۲۴ نومبر ۱۹۵۶ء

ہے قصور اپنا ہی اندھوں کا وگرنہ وہ نور
ایسا چمکا ہے کہ صد نیرِ بیضا نکلا

(المسیح الموعودؑ)

پندرہ روزہ اخبار "اہلحدیث" مجریہ ۱۵ نومبر ۱۹۵۶ء میں "محاذ مرزائیت" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں حسب عادت سوقیانہ عبارت اور عامیانہ انداز بیان سے کام لیتے ہوئے جماعت احمدیہ اس کے بانی اور موجودہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق جی بھر کر کذب بیانی سے کام لیا ہے۔ اگرچہ اپنے دلائل کی بنیاد جماعت احمدیہ میں اُٹھنے والے حالیہ فتنۂ منافقین کو قرار دے کر یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے کہ گویا اس قسم کے فتنے احمدیت کی کمزوری یا اس میں اختلال کی علامت ہیں۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ مضمون نگار اپنے اس سارے بیان میں غیر شعوری طور پر ایسی باتیں بھی کہہ گیا ہے جو خود اس کے اپنے مسلمات کے خلاف ہیں۔ اسلئے قرآنی ارشاد واذا مرّوا باللغو مرّوا کراما کی تعمیل میں ہم لغو باتوں کو چھوڑ کر مضمون کے ماحصل مطلب پر نظر کرتے ہیں۔

چنانچہ مضمون نگار نے اپنے فرقہ کی موجودہ پراگندہ اور ابتر حالت کو یکسر بھلا کر محض بیتر بھون بکم الدین داتڑ کی عملی تصویر بن کر چند دلائل کا سہارا لیا وہ ذیل کی چند عبارات سے عیاں ہیں لکھتا ہے:-

"اگرچہ بظاہر تو تحریک قادیانی پھلتی پھولتی معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اندر ہی اندر اس کی جڑیں کھوکھلی ہو رہی ہیں"۔

"چنانچہ آجکل مرزائیت اختلافات کی زلزلہ خیز آندھیوں کی زد میں ہے۔ آج "اسلام کی نشأۃ ثانیہ" کا تناور درخت، صرف چند افراد کی کمزور پھونکوں سے ڈگمگا رہا ہے"۔

"واقعہ صرف اتنا ہے کہ مولوی عبدالوہاب عمر (پسر خلیفہ اول) نے اپنا خیال ظاہر کیا کہ خلیفہ بیمار اور بوڑھا ہو گیا ہے۔ لہٰذا جماعت کو ایک نئے خلیفہ کا انتخاب کرنا چاہیئے۔ یہ الفاظ قلعہ قادیانیت کے لئے بم کا حکم رکھتے تھے۔ جنہوں نے قادیانیت کے عظیم الشان قلعہ کو ہلا کر رکھدیا۔ ساری جماعت میں ہل چل مچ گئی۔ اور قصر اقتدار ڈگمگانے لگا"۔

(اہلحدیث ۱۵ نومبر ۱۹۵۶ء)

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مضمون نگار کو اسلام اور اس کی تاریخ سے چنداں واقفیت نہیں۔ ورنہ کوئی باہوش مسلمان کسی روحانی جماعت میں منافقین کے وجود اور ان کے خلاف اُن کی ریشہ دوانیوں کے باعث کسی برگزیدہ جماعت کی صداقت کو مشکوک نگاہوں سے نہیں دیکھ سکتا۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ جب سے یہ دنیا بنی اللہ تعالیٰ نے انبیاء و مرسلین کا سلسلہ جاری کیا ہر نبی کے زمانہ میں اس کی جماعت کو نیست و نابود کرنے کے لئے جہاں بیرونی دشمن کفر کی صورت میں اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں وہاں منافقت کا لبادہ پہن کر ایک دوسرا مگر زیادہ خطرناک گروہ سر نکالا کرتا ہے۔ لیکن سب اندرونی اور بیرونی دشمنوں کی ہرچند کوششوں اور نامسعود ساعی کے علی الرغم خدا تعالیٰ اس نبی اور مرسل کو ہی کامیاب و کامران فرماتا ہے۔ اور کچھ عرصہ گزر جانے کے بعد یہ اُٹھتا ہوا طوفان اور خطرناک آندھیاں سب کافور ہو جاتی ہیں۔

ہمارے سامنے حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی مطہر جماعت کا پاک نمونہ موجود ہے۔ اس برگزیدہ جماعت کو نہ ابوجہل، عتبہ، شیبہ وغیرہم کی مخالفتیں کچھ نقصان پہنچا سکیں اور نہ عبداللہ بن ابی ابن سلول اور عبداللہ بن سبا کی ریشہ دوانیاں کامیاب ہو سکیں۔ بس یہی حال اس وقت احمدیت کے اندرونی اور بیرونی مخالفین کی مخالفت کا ہے۔ کیا مولوی محمد حسین بٹالوی اور پھر مولوی ثناء اللہ کی مخالفت اس جماعت کی ترقی کو روک سکی؟ خدا کے فضل سے یہ شجرہ طیبہ برابر پھولتا اور پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ اور اس کی [illegible]

اکناف عالم میں پھیلتی چلی جا رہی ہیں۔ آپ لوگ اپنے حجرہ میں بیٹھ کر اعتراض کرنا جانتے ہیں۔ لیکن حق کے منادی بن کر سچے دین کی اشاعت کے لئے ٹھوس خدمت بجالانے کی ہمت نہیں پاتے۔ سچ کہو آج اکناف عالم میں اسلام کی سچی تعلیم کا ڈنکا کون بجا رہا ہے۔ ان ممالک میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پرچم کون بلند کر رہا ہے کاش آپ لوگوں نے اپنے اسلاف کے نام کو بٹہ نہ لگایا ہوتا۔ آج آپ لوگوں کو جماعت احمدیہ میں خلافت حقہ کے باغی دیکھ کر افتراق سوجھتا ہے۔ اور ان منافقین کو اچھا جانتے ہیں جنہیں ایک گندہ عضو جانے کی وجہ سے جماعت احمدیہ اپنے سے جُدا کر رہی ہے۔ مگر اپنے فرقہ کے افراد کی خبر ہی نہیں!

باقی یہ جو مضمون نگار نے مولوی عبدالوہاب عمر کی بابت میں اُن کے فاسد خیال کی ترجمانی کرتے ہوئے اس کی حمایت کو بنظر استحسان دیکھا ہے اس سے تو مضمون نگار فرقہ اہلحدیث سے تعلق رکھنے کی بجائے کچھ اور ہی معلوم ہوتا ہے۔ ذرا سوچیے کیا مولوی عبدالوہاب عمر کے یہ خیالات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ کے باغیوں کے خیالات سے ملتے جلتے نہیں؟ کیا وہ لوگ اس سے کچھ زائد باتیں پیش کرتے تھے؟

افسوس جس چیز نے قرون اولیٰ میں اسلام کے اتحاد کو پارا پارا کر دیا۔ اور آج تک مسلمان کسی ایک ہاتھ پر متفق و متحد نہ ہو سکے اسے اہلحدیث کا مضمون نگار نہ صرف معمولی خیال کرتا ہے۔ بلکہ احمدیت کے خلاف ایسے فتنہ پردازوں کے سر نکالنے پر بغلیں بجا رہا ہے۔ مگر وہ خود بھی اچھی طرح سمجھ لے اور اپنے ہمنیاں مولوی عبدالوہاب عمر کو بھی بتا دے۔ کہ وہ وقت گزر گیا جبکہ عبداللہ بن سبا کی سازشیں جماعت مسلمہ میں افتراق و انشقاق کا بیج بو سکتی تھیں یہ آخرین منہم کی جماعت اس شیطانی حملہ سے خوب چوکس اور ہوشیار ہو چکی ہے۔ اور لا یلدغ المومن من جحر واحد مرتین۔ کے ارشاد نبوی کے مطابق اسلام کی نشأۃ ثانیہ تک اب اس قسم کے خیالات کو پنپنے نہیں دیا جائے گا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس تازہ فتنہ کو دبانے کے لئے جماعت احمدیہ بحیثیت مجموعی اُٹھ کھڑی ہوئی ہے۔ لیکن اس کی یہ تحریک بجائے خود اس کی زندگی اور ایک فعال جماعت ہونے کی بجائے دلیل ہے۔

کس قدر کذب و افترا سے پُر ہے مضمون نگار کا یہ کہنا کہ

"بے چارہ بوڑھا اور دائم المریض خلیفہ آج کل پریشانیوں اور مایوسیوں کا شکار ہے"۔

بے شک عمر طبعی کے لحاظ سے حضرت امام جماعت احمدیہ اس وقت بڑھاپے کی عمر کو پہنچ رہے ہیں۔ اور ایک مدت سے خدمت و اشاعت دین اور تربیت جماعت کے اشغال ضروریہ میں حد درجہ مصروف رہنے کے باعث آپ کی صحت بھی اچھی نہیں۔ مگر پریشانیاں مایوسیاں تو آپکے دشمنوں اور بدخواہوں کے نصیب ہی ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے آپ کو ایسی جماعت عطا فرمائی ہے۔ جو صدق دل سے آپ کی اطاعت گزار اور آپ کی طرف سے ادنےٰ اشارہ پاکر ہر قسم کی جانی اور مالی قربانی کرنے کے لئے ہمہ دم تیار رہتی ہے اور بشاشت قلبی سے آپ کے تیار کردہ پروگرام پر عمل پیرا ہونے میں اپنی سعادت سمجھتی ہے۔ اور پھر ایسے مخلصین کی تعداد دن بدن بڑھتی چلی جا رہی ہے ان میں سے ہر ایک ہی احمدیت کے ذریعہ اسلام کے روشن مستقبل کے متعلق پُر امید ہے۔ اور وہ دن دور نہیں جبکہ کامل کامیابی کے وعدے پورے ہوں گے اور منکرین کو انکار کی گنجائش نہ رہے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

آخر میں ہم اسی پرچہ اہلحدیث میں دوسری جگہ شائع ہونے والے ایک اور مضمون کا اقتباس نقل کر کے حضرت امام جماعت احمدیہ کو پریشانیوں اور مایوسیوں کا شکار ظاہر کرنے والے کو اپنے ہی گریبان میں منہ ڈال کر سوچنے کی دعوت دیتے ہیں۔

اسی پرچہ کے صفحہ ۱۲ پر "برباد چمن ہو جائے گا تعمیر گلستان ہونے تک" کے مایوس کن عنوان کے ماتحت لکھا ہے:-

"اس حرکت و عمل کی دنیا میں زندگی کا حق صرف ان قوموں، جماعتوں اور تہذیبوں کو پہونچتا ہے۔ جو اپنی سعی مسلسل جہد پیہم اور عمل متواتر سے یہ ثابت کر سکیں کہ وہ اس انقلاب انگیز دنیا میں عزت و سربلندی کے ساتھ زندہ رہنے اور اپنی ثقافت و تہذیب کی ترویج کی جائز حقدار ہیں۔ لیکن جن کی قیادتیں سست، مراکز غیر متحرک اور ادارے ساکت اور جامد ہوں۔ انہیں قدرت کے اس اٹل قانون کو ہرگز فراموش نہ کرنا چاہیئے۔ کہ قدرت کسی قوم و جماعت کی اجتماعی و سیاسی غلطیاں معاف نہیں کرتی"۔

(باقی صفحہ ۴ پر)

ہندوستان کے طول و عرض میں تیس مبلّغین کی سرگرمیاں

۱۳۳۶ - افراد کو انفرادی تبلیغ اور ہزاروں افراد کو اجتماعی تبلیغ - ساڑھے چھتیس سو میل کا تبلیغی سفر - دو ہزار مفت لٹریچر کی تقسیم - تبلیغی و تربیتی اور خدام الاحمدیہ کے جلسے - ایک درجن بیعتیں -

(تبلیغی رپورٹ بابت ماہ ستمبر ۱۹۵۶ء - نظارت دعوت و تبلیغ قادیان)

الحمد للہ کہ نظارت ہذا حسب سابق ماہ ستمبر کی تبلیغی رپورٹ شائع کر رہی ہے۔ اسے بدر کے گذشتہ پرچہ میں شائع ہونا چاہیئے تھا۔ مگر بدر کے صفحات میں کمی اور عدم گنجائش کی وجہ سے شائع نہ ہو سکی۔ بدر گذشتہ تین ماہ سے بارہ صفحات پر شائع ہو رہا تھا۔ مگر اب بجٹ کی کمی کی وجہ سے اُسے آٹھ صفحات پر نکالنا پڑا۔ اسی رپورٹ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مبلغین سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ جماعتوں کو تحریک کر کے بدر کے لئے نئے خریدار پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور احباب جماعت سے بھی گذارش ہے کہ وہ حسب استطاعت خود خریدار بنیں اور جو دوست زیادہ مقدرت رکھتے ہوں وہ مقامی لائبریریوں اور نادار دوستوں کے نام بدر جاری کروائیں تا خریداری بڑھنے کے ساتھ بجٹ کی کمی پوری ہو سکے۔ اور بدر آٹھ کی بجائے بارہ صفحات پر شائع ہو سکے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

بمبئی دار التبلیغ بمبئی کے انچارج مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب خدا کے فضل سے کامیابی کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ ان کے ذریعہ بعض سنجیدہ اور معزز افراد نے احمدیت قبول کی ہے۔ اور آئندہ بھی بعض زیر تبلیغ افراد کے قبول احمدیت کی امید ہے۔ مولوی صاحب آہستہ آہستہ اپنے تبلیغی حلقے کو وسیع کر رہے ہیں۔ مقامی روزنامہ اخبارات کے ایڈیٹروں کے ساتھ انہوں نے اچھے تعلقات پیدا کر لئے ہیں۔ اور تمام اسلامی موضوعات پر اپنے مضامین بھی ان روزناموں میں شائع کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اسی ماہ بمبئی کے تین روزناموں میں "ریلیجس لیڈرز" کے عنوان پر ان کا مضمون چھپا اور بعض دوسرے مضامین "انقلاب" وغیرہ میں شائع ہوئے۔ نیز ایک تقریر انگریزی ماہنامہ میں جو پونا سے شائع ہوتا ہے شائع ہوئی۔ مولوی صاحب نے اس ماہ میڈیکل کالج کے بعض طلباء۔ اخبارات کے ایڈیٹرز اور بعض دوسرے معززین سے ملاقاتیں کر کے تبلیغ کی اور لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا۔ حکومت کے بعض افسران کو "اسلامی اصول کی فلاسفی" انگریزی پڑھنے کے لئے دی اور سات دوسرے آدمیوں میں لٹریچر تقسیم کیا۔ مکرم جناب نور حسینی صاحب جو بیور برادرز کے محکمہ میں سپروائزر ہیں بیعت کر کے داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ یہ بہت سنجیدہ مزاج دوست ہیں جلسہ سالانہ پر قادیان بھی تشریف لائے تھے۔ اخلاص میں اعلیٰ نمونہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت دے۔ ایک اور دوست ارمان علی صاحب جو احمد آباد ریل میں ملازم ہیں کو اللہ تعالیٰ نے قبول حق کی توفیق بخشی۔ مولوی صاحب زیر تبلیغ معزز تاجروں کے قبول احمدیت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

دھارواڑ یہاں ہمارا نیا مشن قائم ہوا ہے احباب کو معلوم ہے۔ کہ یہاں محترم قاضی سید امیر حسین صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ سی نے کافی تحقیق اور وسیع مطالعہ کے بعد گذشتہ سال بیعت کی تھی۔ موصوف اخلاص اور یکجہتی کے اعلیٰ نمونہ پر قائم ہیں۔ انہی کی شدید خواہش پر یہاں تبلیغی مرکز قائم کیا گیا ہے۔ تاکہ ان کے خاندان کے اور اس شہر کے دوسرے افراد بھی اس نعمت سے حصہ پائیں جو انہیں میسر آ چکی ہے۔ دار التبلیغ دھارواڑ کے قیام کے لئے مولوی مبارک علی صاحب مبلغ نے کافی جدوجہد کی ہے۔ فی الحال مولوی مبارک علی صاحب دھارواڑ اور ہبلی ہر دو جگہ کے دار التبلیغ میں کام کر رہے ہیں۔ اور دونوں جگہ کی نگرانی کا کام ان کے سپرد ہے۔ اس ماہ مولوی صاحب نے بعض زیر تبلیغ افراد سے ملاقاتیں کیں۔ اور بعض نئے افراد سے واقفیت پیدا کی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کو کامیابی بخشے اور ہبلی کی طرح یہاں بھی ایک بڑی جماعت کا قیام ہو۔ مولوی صاحب کو بعض پریشانیاں بھی لاحق ہیں ان کے ازالہ کے لئے بھی وہ درخواست دعا کرتے ہیں۔

ہبلی یہاں عارضی طور پر مولوی مسرور الحق صاحب مبلغ کام کر رہے تھے۔ انہوں نے مقامی طور پر قرآن کریم اور تعلق باللہ کا درس جاری رکھا۔ قریباً ایک درجن مستقل زیر تبلیغ افراد کو تبلیغ کرتے رہے اور لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا۔ مقامی جماعت نے بھی تبلیغی کاموں میں ان کے ساتھ تعاون کیا۔ سلسلہ کے کاموں کے لئے چار مرتبہ دھارواڑ گئے۔ خدام الاحمدیہ کے دو تعلیمی و تربیتی اجلاسات ہوئے۔

بنگلور یہاں ہمارا نیا مشن قائم ہوا ہے۔ مولوی محمد صادق صاحب فاضل مبلغ اس کے انچارج ہیں۔ انہوں نے نیا مشن ہونے کی وجہ سے شہر کے لوگوں سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری کیا ہے۔ اس ماہ ۱۵۲ - افراد کو زبانی اور لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ کی۔ نماز باجماعت اور جمعہ کا انتظام بھی کیا۔ ہر اتوار کو خدام الاحمدیہ کے اجلاسات منعقد کر کے جماعتی کاموں کی طرف توجہ دلائی اور "اربعین" کا درس دیا۔ ہر جمعہ کو نماز جمعہ کے بعد قرآن کریم کے درس کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں مولوی صاحب بعض احمدی احباب کے بچوں کو قرآن کریم پڑھاتے ہیں۔ چندوں کی ادائیگی کے لئے دوستوں کو توجہ دلائی چنانچہ محمد صبغۃ اللہ صاحب نے گذشتہ پانچ ماہ کا یکمشت چندہ ادا کر دیا ۲۳/۹/۵۶ کو یوم تحریک جدید منایا گیا جس میں مولوی صاحب نے تحریک جدید کی غرض وغایت اور اہمیت بیان کی۔

سرب (میسور) یہاں پہلے ہمارا کوئی مبلغ نہ تھا۔ مولوی محمد احمد صاحب مالاباری کو اسی ماہ بنگلور سے تبدیل کر کے یہاں بھجوایا گیا ہے۔ انہوں نے مقامی طور پر تبلیغ کے علاوہ جماعت کے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے اور دوسری دینی تعلیم دینے کا کافی انتظام کیا ہے۔ جماعت کے پریذیڈنٹ ایم عثمان صاحب کافی تعاون کر رہے ہیں۔ اس ماہ انہوں نے ۳۰ عدد لٹریچر مفت تقسیم کیا۔ انہوں نے عام ملاقاتوں اور تقریروں کے ذریعہ بھی تبلیغ کا سلسلہ جاری کیا ہے۔ بعض زیر تبلیغ احباب احمدیت سے کافی متاثر ہیں ان کے لئے قبول حق کی دعا فرمائی جائے۔

حیدر آباد دکن شہر میں مولوی حکیم محمد الدین صاحب مبلغ نے کام جاری رکھا۔ مستقل زیر تبلیغ افراد سے ملاقاتیں کر کے بعض کو لٹریچر دیا۔ اور بعض زیر تبلیغ دوستوں میں لٹریچر تقسیم کیا۔ اسی ماہ انہوں نے اپنے حلقہ میں بھی دورے کئے۔ جو بعض مرکزی کاموں کی انجام دہی کے لئے تھے۔ پہلا دورہ کنڈور ضلع ورنگل دوسرا چرا پٹہ ضلع محبوب نگر اور تیسرا دورہ انتخابات کے جدید امان کے سلسلہ میں یادگیر کا تھا۔ ان دوروں میں احباب کو ادائیگی چندہ جات کی طرف توجہ دلائی۔ مقامی طور پر کچھ تاجروں اور کالج کے طلباء کو تبلیغ کی۔ ایک مضمون ہفتہ وار اخبار "آزاد نوجوان" مدراس میں شائع کروایا۔ جس کا عنوان "کیا ہم اقلیت ہیں" تھا۔ حیدر آباد کے بعض نوجوان تبلیغی استعداد پیدا کرنے کے لئے مستقل طور پر ان سے عربی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ بچے قرآن کریم اور قاعدہ یسرنا القرآن پڑھتے ہیں۔ خدام الاحمدیہ کی ہفتہ واری میٹنگوں میں قرآن کریم کا درس دیا گیا۔ وصولی چندہ جات کے سلسلہ میں انہوں نے جماعتوں کو خطوط کے ذریعہ توجہ دلائی۔ اور دورہ میں زبانی بھی توجہ دلائی۔ ۲۳/۹/۵۶ کو مرکز کے حکم کے مطابق یوم تحریک جدید منایا گیا۔

یتما پور - دکن یہاں مولوی فیض احمد صاحب نے مقامی جماعت میں قرآن کریم تحفۃ الملوک اور حدیث شریف کا درس جاری رکھا۔ باجماعت نمازوں کا انتظام ہوتا ہے۔ مقامی جماعت کے تعاون سے تبلیغ بھی مقامی طور پر کرتے رہے۔ ۴۳ - افراد کو زبانی تبلیغ کے علاوہ ٹریکٹ بھی مطالعہ کے لئے دیئے گئے۔ لجنہ اماء اللہ۔ اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ کے اجلاسات منعقد ہوئے۔ مورخہ ۲۳/۹/۵۶ کو یوم تحریک جدید منایا گیا۔ یادگیر۔ رائچور اور دیودرگ کا دورہ کیا۔

دیودرگ - دکن یہاں ہمارا کوئی مشن نہیں ہے۔ یہاں کے مقامی دوست مولوی عبد الرحیم صاحب اور مولوی عبد الحلیم صاحب خدا کے فضل سے مبلغوں کی طرح تبلیغی کام کر رہے ہیں اور اپنے اکثر فارغ اوقات کو تبلیغی کاموں میں صرف کرتے ہیں اور اپنے کام کی باقاعدہ رپورٹ بھجواتے ہیں۔ ان کی ذاتی کوششوں سے دارالاحمدیہ لائبریری کا بھی قیام ہے جس کا نام فضل لائبریری ہے۔ بہت سے غیر مسلم اور غیر احمدی دوست تشریف لا کر کتب سلسلہ کا مطالعہ کرتے ہیں۔ [illegible] [illegible] کی مستورات کے ذریعہ شہر کی [illegible] تقسیم کرواتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر بخشے اور اپنی کوششوں میں کامیاب فرمائے۔

کنا نور - ملابار مکرم مولوی ابو الوفا صاحب

فضل الٰہی انچارج تبلیغ مالا بار یہاں کام کر رہے ہیں۔ اور باوجود اپنے بڑھاپے اور جسمانی کمزوری کے خدا کے فضل سے جوانوں سے بھی بڑھ کر حق خدمت ادا کر رہے ہیں۔ اس ماہ انہوں نے کرناگاپلی۔ کالیکٹ۔ کوڈالی اور پینگاڈی کا دورہ کر کے ۴۷۶ میل کا سفر کیا۔ کرناگاپلی کے مشن ہاؤس ہال میں دو تقریریں کیں۔ جن میں احباب جماعت کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ کرناگاپلی میں ہی ایک پبلک تقریر سوا دو گھنٹے کی۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔ مورخہ ۲۳/۹/۵۶ کو پینگاڈی میں یوم تحریک جدید کے موقعہ پر ایک گھنٹہ اور کالیکٹ کے تحریک جدید کے جلسہ میں ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔ رسالہ ستیادوتھن جو ملیالم زبان میں مقامی جماعت کی طرف سے شائع ہوتا ہے حسب سابق کام کرتے رہے اور جماعتی مضامین لکھے دورہ کردہ مقامات پر احباب کو دینی مسائل تعلیمی کلاس جاری کر کے سمجھائے۔ اور مختلف جگہوں پر چار خطبات جمعہ دیئے۔

کرناگاپلی یہاں مولوی احمد رشید صاحب نے تبلیغی کام جاری رکھا۔ انہوں نے مقامی طور پر ایک دینیات کلاس اور ایک اردو کلاس جاری کر رکھی ہے۔ جس میں مقامی احمدیوں کے علاوہ دوسرے لوگ بھی شامل ہوتے ہیں۔ ان کلاسوں میں ۲۳ لیکچر دیئے۔ اس ماہ انہوں نے ۲۷۴ میل کا تبلیغی سفر کیا جس میں سولہ افراد کو انفرادی طور پر اور متعدد افراد کو اجتماعی طور پر پیغام حق پہنچایا۔ مقامی جماعت میں رات کے ۹ بجے سے دس بجے تک درس القرآن دیتے رہے خدام الاحمدیہ کے تین اجلاسات منعقد کرائے۔ بخاری شریف کا درس تین دن دیا۔

کالیکٹ یہاں مولوی محمد ابوالوفا صاحب حسب سابق تبلیغی کاموں میں معروف رہے۔ انہوں نے انگریزی اور ملیالم زبانوں کا لٹریچر ۵۰ کی تعداد میں تقسیم کیا۔ کن نور۔ کوڈالی۔ پیتاپریم۔ دلی توڈ۔ برآگرا۔ مرکرا اور مارگنتور کا دورہ کر کے ۴۶۴ میل کا سفر کیا۔ آٹھ تاجروں اور بعض سرکاری ملازمین سے ملاقات کر کے تبلیغ کی۔ اس کے علاوہ ایک درجن افراد کو انفرادی تبلیغ کی۔ ۲۳/۹/۵۶ کو یوم تحریک جدید منایا گیا۔ جس میں دوستوں کو ادائیگی چندہ جات کے لئے توجہ دلائی۔ ۸/۹/۵۶ کو ایک تربیتی تقریر کر کے دوستوں کو شرائط بیعت کی طرف متوجہ کیا اور فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ کالیکٹ اور مرکرا اور پتاپریم میں خطبات جمعہ دیئے۔ مقامی طور پر سورۂ صف سورۂ جمعہ اور سورۂ فاتحہ کا درس دیا۔ نیز ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس چھ مرتبہ دیا۔ مہینہ میں چھ مرتبہ تعلیمی کلاس میں بھی درس دیا۔ ایک دوست ابوبکر صاحب نے بیعت کی۔ رسالہ ستیادوتھن کے کام میں مدد دیتے رہے۔ الفضل اور ریویو آف ریلیجنز کو ایک ایک خریدار مہیا کئے۔ جلسہ سالانہ پر قادیان جانے کے لئے دوستوں کو تحریک کی چنانچہ چار احباب جلسہ پر تشریف لے گئے۔

مدراس یہاں حال ہی میں ہمارا مشن قائم ہوا ہے۔ اور خدا کے فضل سے کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔ مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ اس کے انچارج ہیں۔ یہاں ایک کافی بڑا مکان ۱۵۰/- روپیہ ماہانہ کرایہ پر لیا گیا ہے۔ جس میں باجماعت نمازوں۔ درس اور لیکچروں کا انتظام ہے۔ جماعت کے جلسے بھی یہیں منعقد ہوتے ہیں۔ اس ماہ روزانہ بعد نماز فجر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے خطبات "عقائد و تعلیم العقائد والاعمال" کا درس دیا جاتا رہا۔ ہر ہفتہ بعد نماز مغرب اسلامک سنٹر میں اور ہر بدھ کو مکرم محمد رفیق صاحب کے مکان پر قرآن مجید کا درس دیا جاتا رہا۔ خدام الاحمدیہ کے چار ہفتہ وار اجلاسات منعقد کرا کر نماز کا ترجمہ اور دینی معلومات سکھائی گئیں تین مضامین "آزاد نوجوان" میں اور ایک ہلال میں شائع کروایا۔ ۲ ستمبر کو دار التبلیغ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مولوی صاحب۔ نوجوان صاحب اور ایڈیٹر صاحب "لام" نے انگریزی میں Scientific Thought in divine Knowledge کے موضوع پر تقاریر کیں۔ اس جلسہ میں غیر احمدی بھی شامل ہوئے۔ جلسہ کے بعد احمدیت کے مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مولوی صاحب نے ایک درجن معزز افراد سے ملاقاتیں کر کے تبلیغ کی۔ اور بعض کو لٹریچر پیش کیا۔ اس ماہ دو خواتین نے بیعت کی۔ ۲۳/۹/۵۶ کو یوم تحریک جدید منایا گیا۔ جس میں پانچ تقریریں ہوئیں۔ یہاں مولوی صاحب ایک لائبریری کے قیام کا بھی انتظام کر رہے ہیں۔ سلسلہ کی قریباً ستر کتب مرکز کی طرف سے دی جا رہی ہیں۔ ذی استطاعت احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ کتب یا نقدی کی صورت میں اسلامک سنٹر مدراس کی لائبریری کے قیام میں مدد دیں۔

مصلح دوراں کی صداقت چند قرآنی حقائق کی روشنی میں

خدا ترس اور منصف مزاج طالبان حق سے اپیل

(۳)

از مکرم حکیم عبد اللطیف صاحب شاہد منشی فاضل ادیب فاضل نزیل قادیان

آج سے ایک سو سال پہلے تمام مسلمان۔ تمام عیسائی۔ تمام ہندو بلکہ دنیا کی تمام قومیں ایک موعود کے آنے کی منتظر تھیں اور انہوں نے جو جو علامتیں اپنے موعود کے لئے مقرر کی تھیں۔ ان سب کا ایک ایک کر کے ظہور ہو چکا ہے۔ ایک بھی علامت باقی نہیں رہی جو منصۂ شہود پر نہ آ چکی ہو۔ پھر آپ کے سوا تمام قوموں تمام مذہبوں تمام دینوں کے موعود ہونے کا حضرت اقدس مرزا صاحب کے سوا کوئی دوسرا مدعی بھی پیدا نہیں ہوا تو پھر آپ کو ان کا سچا مصداق مان لینے کے سوا کیا چارۂ کار ہے (۱) پس آپ کا دعویٰ اسلئے سچا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جھوٹے مدعیوں کی سزا سے بچایا اور قطع وتین کے عذاب سے محفوظ رکھا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام سے اب تک کسی جھوٹے مدعی الہام کو قطع وتین کے بغیر نہیں چھوڑا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب اور موجودہ زمانہ میں علی محمد باب کو اور انکے درمیان سالہا ستر دوسرے مدعیان الہام کاذب کو دعویٰ الہام کے بعد تیئیس سال سے پہلے پہلے ہلاک کر کے نیست و نابود کر دیا۔

(۲) آپ کا دعوےٰ اس لئے سچا ہے کہ آپ کی وفات چوہتر سال کی عمر طبعی پا لینے کے بعد ہوئی آپ کے دعویٰ کو قرآنی دلائل۔ آسمانی نشانوں۔ ربانی الہاموں صحیح کشفوں اور سچی خوابوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی ایک سو سے اوپر علامتوں اور خود حضرت مرزا صاحب کی کئی سو پیشگوئیوں اور کرامتوں اور معجزوں کو سالہا سال تک دیکھ کر حق الیقین کے ساتھ ماننے والوں اور پھر ہزاروں مصیبتوں۔ ابتلاؤں بلکہ جانی مالی قربانیوں کے باوجود قبول کرنے والوں کی تعداد چار لاکھ تک جا پہنچی اور یدخلون فی دین اللہ افواجاً کا نظارہ چشم فلک نے بار بار دیکھا اور ملک میں طاعون کے ہولناک حملوں کے دوران میں آپ کے دعوے کو قبول کرنے والے ہزاروں سے لاکھوں تک جا پہنچے۔ •

(۳) آپ کا دعوےٰ اس لئے سچا ہے کہ باوجود مخالفین کی بددعاؤں اور اپنی بار بار کی بددعاؤں کے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہلاکت سے بچایا جبکہ آپ کے حق میں بددعا کرنے والے ایک ایک کر کے آپکی آنکھوں کے سامنے مختلف عذابوں اور وباؤں اور آفتوں میں مبتلا ہو کر ہلاکت کے گڑھوں میں جا گرے۔

(۴) آپ کا دعوےٰ اس لحاظ سے بھی سچا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ تمام پیشگوئیاں تمام علامتیں آپ کے حق میں آپ کے زمانہ میں پوری ہو گئیں۔ اور ان کئی سو علامتوں میں ایک بھی باقی نہ رہی۔ دیکھو کتاب حجج الکرامہ فی آثار القیامہ حضرت نواب صدیق حسن خاں صاحب مرحوم اور تحفہ گولڑویہ مصنفہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام اور دعوۃ الامیر مصنفہ حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہم اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

(۵) آپ کا دعویٰ اسلئے بھی سچا ہے کہ چودھویں صدی جس میں مسیح و مہدی کے ظہور کی پیشگوئیاں تھیں اس میں سے چھہتر سال گزر گئے۔ لیکن کوئی دوسرا پیدا نہ ہوا نہ مزعومہ مسیح آسمان سے اترا نہ موہوم مہدی کسی غار سے نکلا یا پیدا ہوا اسے

ہفتاد و پنج اب تو صدی سے گذر گئے
تم میں سے ہائے سوچنے والے کدھر گئے

اور یٰحسرۃ علی العباد ما یاتیہم من رسول الّا کانوا بہٖ یستھزؤن والی آیت میں جو حقیقت بیان کی گئی تھی اسکی صداقت پھر ایکبار ظاہر ہوئی

(۶) آپکا دعویٰ اسلئے بھی سچا ہے کہ مسلمانوں میں بار بار خود ساختہ لیڈروں اور مصلحین قوم کے وجود نے یہ بتلا دیا کہ اہل اسلام کو کسی آسمانی مصلح کی ضرورت ہے پھر ان نام نہاد مصلحین کی پے در پے ناکامیوں سے یہ بات ظاہر ہو گئی کہ ان کے ساتھ آسمانی نصرت نہیں نہ ان کو اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق ہے نہ ان کو الہام الٰہی کی نعمت حاصل ہے بلکہ حضرت مرزا صاحب اور ان کی جماعت کے علاوہ تمام لوگوں سے اللہ تعالیٰ نے روحانی تعلق منقطع کر لیا ہے اور سب لوگ الہام ربانی کے منکر ہو چکے ہیں اور اسلام کی اصل حقیقت ان سے مفقود ہو چکی ہے (۷) اتفاق و اتحاد معدوم ہو چکا ہے (۸) اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا جذبہ ختم ہو چکا ہے (۹) عقائد صحیحہ و اعمال صالحہ اور تدابیر حسنہ کا نقصان ہو چکا ہے (۱۰) اور اب آہستہ آہستہ مسیح کے نزول اور مہدی کے ظہور کے منکر ہو کر مایوسی اور قنوطیت کی زندگی بسر کر رہے ہیں ان تمام حالات

۲۹/۹/۵۶ کو مسلم کنونشن کی طرف سے مدراس اعلیٰ مدراس کو ڈنر دیا گیا جس میں مولوی صاحب ... مدعو کیا گیا کرنیٹ ... مسٹر جسٹس فیلو آف مدراس یونیورسٹی نے تقریر کی ان کی خدمت میں مولوی صاحب نے اسلامی لٹریچر پیش کیا۔

غلپائن میں قائم ہوئی ہے۔ اور ایک سکنڈے نیویا میں نئی جماعت بنی ہے۔ سوئٹزرلینڈ سے بھی خوشخبریں آرہی ہیں۔ وہ کوشش کر رہے ہیں۔ ہمارے مبلغ کی آسٹریا کی ایک یونی ورسٹی میں بڑی کامیاب تقریر ہوئی۔ وقت اگرچہ ختم ہوگیا تھا۔ مگر پھر بھی سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ اور لوگوں نے خواہش کی کہ اس قسم کی تقریریں بھی ہونی چاہئیں۔ غرض اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو وعدہ فرمایا تھا۔ کہ یاایھا الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم و یحبونہ۔ کہ اے مومنو! اگر تم میں سے کوئی شخص تمہارے اسلام دینی کو چھوڑ دے۔ تو اگر تم سچے مومن ہو۔ تو تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ اگر وہ شخص جو تم سے الگ ہوا ہے۔ وہ واقعہ میں تمہارے نظام سے جدا ہوگیا ہے۔ تو ہم اس کی جگہ پر تمہارے غیروں میں سے تمہیں ایک قوم دیں گے۔ وہ وعدہ بڑی شان سے پورا ہوا ہے۔ اور اس طرح

یہ بات ثابت ہوگئی

کہ تم واقعہ میں مومن ہو اور تم سے الگ ہونے والے واقعہ میں ایک سچے دینی نظام سے الگ ہوئے ہیں۔ کیونکہ وہ ان کی جگہ ایک قوم لے آیا ہے۔ اور پھر یہ قوم بڑھتی چلی جائے گی۔ اور اتنی بڑھے گی۔ کہ احمدیت دنیا کے کناروں تک پھیل جائے گی۔ اور جوں جوں خدا تعالیٰ کے وعدے پورے ہوں گے تمہیں اس کی برکتیں نصیب ہوں گی۔ پس تمہیں چاہیئے۔ کہ تحریک جدید کے نئے سال میں زیادہ سے زیادہ وعدے لکھواؤ۔ تاکہ دنیا کے گوشہ گوشہ میں اسلام اور احمدیت کی اشاعت ہو۔

کل ہی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک پیشگوئی

ملی ہے۔ جو پیر سراج الحق صاحب نعمانی کی کتاب "تذکرۃ المہدی" میں درج ہے۔ یہ کتاب ۱۹۲۱ء میں لکھی گئی تھی۔ اس میں پیر سراج الحق صاحب لکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ فرمایا۔ کہ "خدا نے مجھے خبر دی ہے۔ کہ ہمارے سلسلہ میں بھی سخت تفرقہ پڑے گا۔ کہ فتنہ انداز اور ہوا و ہوس کے بندے جدا ہو جائیں گے۔ پھر خدا تعالیٰ اس تفرقہ کو مٹا دے گا۔ باقی جو کٹنے کے لائق اور راستی سے تعلق نہیں رکھتے۔ اور فتنہ پرداز ہیں۔ وہ کٹ جائیں گے۔ اور دنیا میں ایک حشر برپا ہوگا۔ وہ اول الحشر ہوگا۔ اور تمام بادشاہ آپس میں ایک دوسرے پر چڑھائی کریں گے۔ اور ایسا کشت و خون ہوگا۔ کہ زمین خون سے بھر جائے گی۔ اور ہر ایک بادشاہ کی رعایا بھی آپس میں خوفناک لڑائی کرے گی۔ ایک عالمگیر تباہی آوے گی۔ اور ان تمام واقعات کا مرکز ملک شام ہوگا۔ صاحبزادہ صاحب اس وقت

میرا لڑکا موعود ہوگا

خدا نے اس کے ساتھ ان حالات کو مقدر کر رکھا ہے۔ ان واقعات کے بعد ہمارے سلسلہ کو ترقی ہوگی۔ اور سلاطین ہمارے سلسلہ میں داخل ہوں گے۔ تم اس موعود کو پہچان لینا یہ ایک بہت بڑا نشان پسر موعود کی شناخت کا ہے"۔

(تذکرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۳)

اب دیکھو

منافقین کا موجودہ فتنہ

۱۹۵۶ء میں پیدا ہوا ہے۔ اور یہ کتاب ۱۹۲۱ء کی چھپی ہوئی موجود ہے۔ کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ جو کچھ کہا گیا ہے وہ جھوٹ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بات نہیں کہی۔ لیکن یہ جھوٹ کتنا سچا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی باتوں کی طرح پورا ہوگیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ روایت جھوٹی نہیں۔ بلکہ ایک سچی پیشگوئی تھی۔ جو

لفظاً لفظاً پوری ہوگئی ہے

اگر اس کے پورا ہو جانے کے بعد بھی کوئی شخص کہتا ہے۔ کہ یہ جھوٹ ہے۔ تو اس کی مثال ویسی ہی ہوگی۔ جیسے مشہور ہے کہ کوئی بزدل آدمی ایک جنگ میں زخمی ہوگیا۔ اس کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔ لیکن بزدلی کی وجہ سے ماننا نہیں چاہتا تھا کہ وہ واقعہ میں زخمی ہے۔ وہ بھاگتا چلا جا رہا تھا۔ اور زخم پر ہاتھ لگا کر کہتا جاتا تھا۔ کہ یا اللہ یہ خواب ہی ہو۔ یا اللہ یہ خواب ہی ہو۔ اسی طرح گو یہ پیشگوئی پوری ہوگئی ہے۔ لیکن آج کل کے منافق کہہ سکتے ہیں۔ کہ خدا کرے یہ بات جھوٹ ہی ہو۔ لیکن صرف ان کے منہ سے کہہ دینے سے یہ جھوٹ کس طرح ہو سکتا ہے یہ ایک سچی پیشگوئی تھی۔ جو

بڑی شان سے پوری ہوئی ہے

اس کے بعد اگرچہ میری طبیعت میں ابھی ضعف باقی ہے۔ مگر میں جماعت کو یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ پیغامی جماعت پہلے تو یہ کہا کرتی تھی۔ کہ ہمارا اس فتنہ سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن اب انگریزی کی یہ مثل کہ "بلی تھیلے سے باہر آگئی ہے"۔ ان پر پوری طرح صادق آگئی ہے۔ چنانچہ پیغام صلح کے ایک تازہ پرچہ میں گجرات کے ایک

پیغامی وکیل کا ایک مضمون

چھپا ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے۔ کہ "ہم ربوہ میں نئی تحریک آزادی کے علمبرداروں کو علی الاعلان یہ تلقین کرتے ہیں۔ کہ وہ اصلاح کے اس کام کو جاری رکھیں۔ اور استقلال عزم۔ اخلاص اور جوش ایمان سے باطل کے اژدہا کو کچلنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ ختم نبوت کے تم قائل ہو۔ تکفیر سے تم باز آچکے ہو۔ تمہارے اور ہمارے درمیان اب صرف محمودیت کا ہی پردہ ہے۔ اس کو بھی چاک چاک کر دو۔ ہم ربوہ کے آزادی پسند عناصر کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اس تحریک آزادی میں جو علماء و مبلغین ہیں۔ وہ جونہی محمودیت کے حصار سے آزاد ہوں۔ ہمارے ساتھ شامل ہو سکتے ہیں۔ ہمارے ہاں ان کے لئے عزت کی جگہ ہے۔ تبلیغ کے لئے مواقع ہیں۔ تقریر کے لئے اسٹیج ہے۔ تبلیغ کے لئے تنظیم ہے آؤ ہم سب تفرقہ کو مٹا کر ایک ہو جائیں"۔

(پیغام صلح ۱۳ر اکتوبر ۱۹۵۶ء)

اس مضمون نے بتا دیا ہے

کہ پیغامیوں کی پہلی بات کہ ہمارا اس فتنہ سے کوئی تعلق نہیں۔ بالکل جھوٹ تھی۔ کیونکہ اب انہوں نے صاف طور پر لکھ دیا ہے۔ کہ ہم ربوہ کے باغیوں کو

پوری طرح مدد دینے کے لئے

تیار ہیں۔ ہمارا نظام ان کے لئے حاضر ہے۔ ہمارا روپیہ ان کے لئے حاضر ہے۔ اور ہم اپنا سٹیج انہیں تقریریں کرنے کے لئے دیں گے۔ لیکن میں ان سے پوچھتا ہوں۔ کہ اے بہادرو! تمہارے

مولوی محمد علی صاحب

بڑے تھے یا عبد المنان بڑا ہے۔ تم نے مولوی محمد علی صاحب کی کتنی مدد کی تھی۔ تمہاری تنظیم اور تمہارا روپیہ ان کے کس کام آیا تھا۔

تمہاری تنظیم اور روپیہ

ان کے اتنا ہی کام آیا۔ کہ انہوں نے مرتے وقت وصیت کی۔ کہ تمہارے اکابر ان کے جنازہ کو بھی ہاتھ نہ لگائیں۔ اور آج تم ان باغیوں سے کہہ رہے ہو کہ تم ہمارے نظام میں شامل ہو جاؤ۔ ہماری تنظیم، ہمارا روپیہ اور ہمارا اسٹیج تمہارے لئے وقف ہے۔ اگر تم اتنے بہادر تھے۔ تو تم نے خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب کی کیوں مدد نہیں کی تھی۔

مولوی محمد علی صاحب

نے خود لکھا ہے۔ کہ میں نے ساری عمر جماعت کی خدمت کی ہے۔ لیکن اب جبکہ میں بڈھا ہوگیا ہوں۔ مجھ پر یہ الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ میں جماعت کا سولہ ہزار روپیہ کھا گیا ہوں۔ کیا یہی مدد تھی جو تم نے اپنی تنظیم اور روپیہ سے اپنے امام کی کی۔ کہ اب تم منان اور اس کی پارٹی کی اس سے بھی زیادہ مدد کرو گے۔ جس کے معنے یہی ہو سکتے ہیں کہ اس سے بھی زیادہ گندے الزام ان پر لگاؤ گے۔ اگر مولوی محمد علی صاحب کے متعلق تم نے یہ کہا تھا کہ وہ سولہ ہزار روپیہ کھا گئے ہیں۔ تو تھوڑے دنوں میں ہی مولوی صدرالدین صاحب مولوی عبد المنان اور مولوی عبد الوہاب کے متعلق یہ کہو گے کہ یہ تیس بتیس ہزار روپیہ کھا گئے ہیں۔ ان کے احسانات خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب سے زیادہ نہیں۔ پھر ان کی قابلیت بھی ان جیسی نہیں۔ وہ دونوں غلام رسول ۳۵ اور عبد المنان سے زیادہ عالم تھے۔ اور تم پر ان کے احسانات تھے۔ ان میں سے ایک نے انگلینڈ میں مشن قائم کیا اور دوسرے نے قرآن کریم کا ترجمہ انگریزی زبان میں کیا۔ لیکن تمہاری تنظیم اور تمہارا روپیہ ان کے کسی کام نہ آیا۔ تم نے ان کی زندگی میں ہی ان کی مخالفت کی۔ انہیں مرتد قرار دیا۔ ان میں سے ایک پر یہ الزام لگایا کہ اس نے جماعت کا سولہ ہزار روپیہ کھا لیا ہے۔ اور تم نے اسے اتنا دکھ دیا کہ اس نے مجبور ہو کر

مرتے وقت وصیت کی

کہ فلاں فلاں شخص میرے جنازہ کو ہاتھ نہ لگائیں۔ پس تمہاری تو یہ حالت ہے۔ کہ تم نے اپنے محسن اور جماعت کے بانی مولوی محمد علی صاحب کو بھی دکھ دیا۔ اور اُنہیں مرتد قرار دیا۔ تم نے خواجہ کمال الدین صاحب کی بھی مخالفت کی۔ اور انہیں مرتد قرار دیا۔ اور اب مولوی صدرالدین صاحب مولوی عبدالمنان مولوی عبدالوہاب اور ان کے ساتھیوں کی بھی کسی دن باری آجائے گی۔ اور تھوڑے دنوں میں ہی تم دیکھو گے کہ انہیں بھی مرتد قرار دیا جا رہا ہے۔ فرق صرف یہ ہے۔ کہ مولوی محمدؐ علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب کی باری پہلے آگئی تھی۔ اور ان کی باری بعد میں آئے گی۔ بہر حال اس مضمون نے بتا دیا۔ کہ یہ لوگ جب کہتے تھے۔ کہ ہمارا اس فتنہ سے کوئی تعلق نہیں تو جھوٹ بولتے تھے کیونکہ اگر ان کا اس فتنہ سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ تو اب انہوں نے اپنا نظام اور اپنا روپیہ اور اپنا سٹیج ان لوگوں کے لئے کیوں وقف کرنے کا اعلان کیا ہے۔ یہ بات بتاتی ہے کہ پہلے جھوٹ بول کر انہوں نے اپنے فعل پر پردہ ڈالنا چاہا۔ مگر آخر اللہ تعالیٰ نے ان کے اس پردہ کو چاک کر دیا۔ اور بتا دیا کہ

ان کے اندرونی عزائم کیا ہیں

جیسا کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ قد بدت البغضاء من افواھم وما تخفی صدورھم اکبر۔ ان کا غصہ ان کے مونہوں سے نکل آیا ہے۔ لیکن جو غصہ ان کے دلوں میں چھپا ہے۔ وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ مگر اس کے علاوہ ان کا یہ مضمون میری سچائی کی بھی ایک واضح دلیل ہے۔ کیونکہ تھوڑے ہی دن ہوئے میں اس کے متعلق ایک رویا الفضل میں شائع کروا چکا ہوں۔ جو ان کے اس اعلان سے لفظاً لفظاً پورا ہو گیا ہے۔ انہوں نے اپنے مضمون میں مجھے یہ طعنہ بھی دیا ہے کہ میں اپنے رؤیا و کشوف اور الہامات کو وحی نبوت کا درجہ دے رہا ہوں۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ اگر کسی رؤیا کے پورا ہونے پر انہیں کوئی اعتراض ہو۔ تو ان کا حق ہے کہ وہ اسے پیش کریں۔ لیکن اگر کوئی رؤیا پورا ہو جائے تو اس کے متعلق یہ کہنا کہ اسے وحی نبوت کا مقام دیا جا رہا ہے۔ اور اس

بزدل فوجی کی سی حالت ہے۔ جو بھاگا جا رہا تھا۔ اور زخم پر ہاتھ لگا کر کہتا جاتا تھا کہ یا اللہ یہ خواب ہی ہو۔ یہ لوگ بھی دیکھتے ہیں۔ کہ فلاں رؤیا یا کشف پورا ہو گیا ہے۔ لیکن چونکہ ان کا دل اسے ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اس لئے کہہ دیتے ہیں کہ یا اللہ یہ جھوٹ ہی ہو۔ حالانکہ جو بات پوری ہو جائے۔ اسے جھوٹا کون کہہ سکتا ہے۔ جو بات واقعہ میں پوری ہو جائے اسے جھوٹا کہنے والا پاگل ہی ہو سکتا ہے۔ اگر ہم ایک خواب کے متعلق لکھتے ہیں کہ وہ پوری ہو گئی ہے۔ تو تم اس کے متعلق یہ تو کہہ سکتے ہو کہ تمہارا یہ دعویٰ غلط ہے۔ وہ خواب پوری نہیں ہوئی لیکن

جو خواب پوری ہو گئی ہے

اس کے متعلق یہ کہتے ہو کہ اسے وحی نبوت کا مقام دیا جا رہا ہے۔ یہ تو ویسی ہی بات ہے۔ جیسے کوئی کہے کہ تم سورج کو سورج کیوں کہتے ہو۔ تم زمین کو زمین کیوں کہتے ہو۔ تم دریا کو دریا کیوں کہتے ہو۔ تم لوگ بے شک سورج کو چھچھوندر کہہ دو۔ دریا کو پیشاب کہہ دو۔ پہاڑ کو کنکر کہہ دو۔ یہ تمہاری مرضی ہے۔ ہم لوگ سچ کو سچ کہیں گے۔ سورج کو سورج کہیں گے دریا کو دریا کہیں گے۔ اور پہاڑ کو پہاڑ کہیں گے۔ میں نے بتایا ہے کہ میں نے ایک رؤیا دیکھی تھی۔ اور وہ رؤیا الفضل میں بھی چھپ چکی ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ پیغام صلح کا یہ لکھنا کہ اے ربوہ کے باغیو ہمارا نظام ہمارا روپیہ اور ہمارا اسٹیج تمہارے لئے حاضر ہے۔ ہم تمہاری پوری مدد کریں گے۔ اس رؤیا کی صداقت کو ظاہر کر رہا ہے۔

میں نے خواب میں دیکھا تھا

کہ خدا تعالیٰ کے ملائکہ ربوہ کے اوپر سارے جو میں وہ آئتیں پڑھ پڑھ کر سنا رہے ہیں۔ جو قرآن شریف میں یہودیوں اور منافقوں کے سلسلہ میں آتی ہیں اور جن میں یہ ذکر ہے کہ اگر تم کو مدینہ سے نکالا گیا۔ تو ہم بھی تمہارے ساتھ ہی مدینہ سے نکل جائیں گے۔ اور اگر تم سے لڑائی کی گئی۔ تو ہم بھی تمہارے ساتھ مل کر مسلمانوں سے لڑائی کریں گے۔ لیکن قرآن کریم منافقوں سے فرماتا ہے کہ نہ تم یہودیوں کے ساتھ مل کر مدینہ سے نکلو گے اور نہ ان کے ساتھ

مل کر مسلمانوں سے لڑو گے۔ یہ دونوں جھوٹے وعدے ہیں۔ اور صرف یہودیوں کو انگیخت کرنے کے لئے ہیں۔ چنانچہ دیکھ لو پیغامیوں نے کہا کہ ہمارا اس فتنہ سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن اب وہ

منافقوں کو ہر ممکن مدد دینے کا اعلان

کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارا روپیہ اور ہماری تنظیم اور ہمارا اسٹیج سب کچھ تمہارے لئے وقف ہے۔ گویا وہی کچھ کہہ رہے ہیں۔ جو خواب میں بتایا گیا تھا۔ لیکن ابھی زیادہ زمانہ نہیں گذرے گا کہ وہ اس مدد کے اعلان سے پیچھے ہٹ جائیں گے۔ اور ان لوگوں سے بے تعلق ہو جائیں گے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا یہی منشاء ہے کہ کسی بڑے آدمی کی طرف منسوب ہونا باغیوں کو کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ اور پیغام صلح والے اپنے وعدے جھوٹے ثابت کریں گے۔ اور کبھی وقت پر ان کی مدد نہیں کریں گے۔ غرض

پیغام صلح کا یہ مضمون

اس بات کی شہادت ہے۔ کہ میری یہ رؤیا پوری ہو گئی ہے۔ اور اس کا یہ کہنا کہ میں اپنی خوابوں کو وحی نبوت کا مقام دیتا ہوں جھوٹ ہے۔ صرف ایک سچی بات کو سچی کہا گیا ہے۔ اور اگر کوئی شخص کسی سچی بات کو جھوٹ کہتا ہے تو وہ خود کذاب ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کو بھی دنیا جھوٹا کہتی تھی۔ لیکن دیکھ لو کس طرح خدا تعالیٰ ایک جماعت کو آپ کے پاس کھینچ لایا۔ اور دنیا نے مان لیا کہ آپ کے الہامات کو جھوٹا کہنے والے خود جھوٹے تھے۔ ابھی مجھے

ایک انگریز نو مسلم نے لکھا ہے

کہ آپ کے وہ رؤیا و کشوف جو اب تک پورے ہو چکے ہیں۔ انہیں ایک رسالہ کی صورت میں شائع کرائیں تا کہ ہم دنیا کو بتا سکیں کہ خدا تعالیٰ اب بھی کلام کرتا ہے۔ اور اپنے بندوں کو غیب پر آگاہ کرتا ہے۔ چنانچہ میں نے مولوی دوست محمدؐ صاحب کو کہا ہے کہ وہ ایسی خوابوں اور الہامات کو جمع کریں تا کہ انہیں شائع کیا جا

سکے۔ اور دنیا کو بتایا جائے کہ وحی و کشوف کا سلسلہ بند نہیں ہو گیا بلکہ وہ اب بھی جاری ہے۔ اور خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو غیب پر اطلاع دیتا ہے۔ اب دیکھو یہ کتنی عجیب بات ہے کہ غیر مبائعین تو کہتے ہیں کہ میں اپنے الہامات اور خوابوں کو وحی نبوت کا درجہ دے رہا ہوں۔ لیکن دو ہزار میل سے ایک انگریز نو مسلم مجھے لکھتا ہے کہ آپ اپنی خوابوں اور الہامات کو جلد شائع کرائیں۔ تا کہ ہم دنیا کے سامنے انہیں حجت کے طور پر پیش کر سکیں اور اسے بتا سکیں کہ خدا تعالیٰ اب بھی اپنے بندوں کو غیب پر اطلاع دیتا ہے۔ کل بھی میں نے

ایک رؤیا دیکھی ہے

میں سمجھتا ہوں کہ وہ رؤیا ہندوؤں میں تبلیغ کے متعلق ہے۔ اس لئے میں اسے بھی بیان کر دیتا ہوں۔ میں نے رؤیا میں دیکھا۔ کہ میں ایک چارپائی پر کھڑا ہوں ایک طرف میں ہوں۔ اور دوسری طرف چوہدری اسداللہ خاں صاحب ہیں۔ اور سامنے ایک چارپائی پر ایک ہندو بیٹھا ہوا ہے چوہدری اسداللہ خاں صاحب کے ہاتھ میں ایک کتاب ہے جو وہ پڑھ کر سنا رہے ہیں۔ اس کتاب کا سائز خطبہ الہامیہ جتنا ہے۔ یعنی وہ بڑے سائز کی کتاب ہے۔ چوہدری اسداللہ خاں صاحب نے اس کتاب میں سے ایک فقرہ یہ پڑھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گوردا سپور میں ایسا ایسا بیان کیا ہے۔ اس پر وہ ہندو کہتا ہے۔ کہ اس کی بعض مثالیں بھی تو دیں۔ تا کہ یہ بات ہماری سمجھ میں آجائے۔

چوہدری اسداللہ خاں صاحب

وہ کتاب اس طرح پڑھ رہے ہیں کہ اصل بات تو آجاتی ہے۔ لیکن مثالیں غائب ہیں۔ اس لئے اس ہندو نے کہا۔ کہ آپ مثالیں بھی تو دیں۔ تا کہ یہ بات ہماری سمجھ میں آجائے اس پر میں کھڑا ہو گیا۔ اور اس کی بات کا جواب دینے لگا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ سارا مضمون کشفی ہے۔ کیونکہ میرے ہاتھ میں اس وقت کوئی کتاب نہیں تھی۔ میں نے کہا حضرت مسیح موعود

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا۔ کہ ہندوؤں میں اپنے پرانے بزرگوں کی جو شکلیں بنائی جاتی ہیں۔ اور ان کے کئی کئی ناک کئی کئی ہاتھ اور کئی کئی آنکھیں دکھائی جاتی ہیں۔ ان کو ظاہر پر محمول کرنا درست نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے مامور تو اس لئے آتے ہیں۔ کہ لوگ ان سے سبق سیکھیں۔ لیکن ہندوؤں کی تصویروں میں جو بزرگوں کی شکلیں دی جاتی ہیں۔ ان کے کئی کئی ناک ہاتھ۔ آنکھیں اور سر دکھائے جاتے ہیں۔ اور وہ سخت بھیانک شکلیں ہوتی ہیں۔ ایسی شکل والے سے تو انسان بھاگتا ہے نہ کہ محبت کرتا ہے۔ پس اگر وہ لوگ واقعی ایسے تھے۔ تو پھر دنیا کو تعلیم نہیں دے سکتے تھے۔ کیونکہ ان کے زمانہ کے لوگ ان کو دیکھ کر بھاگ جاتے ہوں گے۔ حالانکہ

خدا تعالیٰ کے مامور

لوگوں کو سبق سکھانے کے لئے دنیا میں مبعوث ہوتے ہیں۔ اس کی مثال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے یہ ملتی ہے۔ کہ آپ فرماتے ہیں۔ دنیا میں جو بھی مصلح آتا ہے۔ وہ کسی اچھی قوم سے آتا ہے۔ تاکہ لوگ اس سے نفرت نہ کریں۔ اور جب خدا تعالیٰ نے ہر مصلح کے لئے اچھی قوم میں سے ہونے کی شرط رکھی ہے۔ تو یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ اس کے کئی کئی ناک ہوں۔ کئی کئی ہاتھ ہوں۔ یا کئی کئی سر اور کئی کئی آنکھیں ہوں۔ اس سے تو لوگ ڈر جائیں گے۔ اور ایسے مصلح کو دیکھتے ہی بھاگ جائیں گے۔ اس سے فائدہ کیا اٹھائیں گے۔ اگر اس کے کئی بڑے بڑے ناک ہوں گے۔ تو وہ خیال کریں گے کہ یہ انسان نہیں۔ بلکہ ہاتھی کی طرح کا کوئی جانور ہے اگر اس کے کئی سر ہوں گے۔ تو وہ سمجھیں گے۔ یہ انسان نہیں بلکہ کوئی عجیب الخلقت حیوان ہے۔ اور اگر کئی کئی آنکھیں ہوں گی۔ تو وہ کہیں گے۔ کہ یہ انسان نہیں بلکہ کوئی نئی قسم کا سانپ ہے۔ اور وہ اس سے ڈر کر بھاگ جائیں گے۔

پھر میں بتاتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئی کئی ناک۔ کان اور آنکھیں ہونے کی فلاسفی بھی بیان فرمائی ہے۔ اور بتایا ہے کہ اس سے یہ مراد نہیں کہ ان مصلحین کی فی الواقع اس قسم کی شکلیں تھیں۔ بلکہ اگر تصویر میں یہ دکھایا گیا ہے۔ کہ کسی مصلح کے کئی ناک تھے۔ تو اس کا یہ مطلب تھا۔ کہ ان میں اس قدر قوت شامہ پائی جاتی تھی۔ کہ وہ دور سے غیب روحانی کو سونگھ لیتے تھے۔ اور جب ان کے بڑے بڑے کان دکھائے جاتے تھے۔ تو اس کا یہ مطلب ہوتا تھا۔ کہ وہ دور سے فریادیوں کی فریاد سن لیتے تھے۔ اور ان کی ضرورت کو پہچان لیتے تھے۔ اور جب ان کی کئی آنکھیں دکھائی جاتی تھیں۔ تو اس کا یہ مطلب ہوتا تھا کہ وہ حقیقت کو بہت جلد پہچان لیتے تھے۔ اسی طرح تصویری زبان میں کئی کئی ہاتھ بنانے کا یہ مطلب تھا۔ کہ اس مصلح کے پاس ایسے دلائل و براہین تھے۔ کہ ان سے دشمن مبہوت ہو جاتا تھا۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق ہی قرآن کریم میں آتا ہے۔ کہ فبہت الذی کفر۔ کافر ان کے

دلائل و براہین سے مبہوت ہو گیا

غرض خواب میں میں اس ہندو کو یہ مثالیں دیتا ہوں۔ اور کہتا ہوں۔ کہ چوہدری اسد اللہ خاں صاحب تو صرف خلاصہ بیان کر رہے ہیں۔ اس لئے انہوں نے مثالیں بیان نہیں کیں۔ اس پر وہ ہندو خاموش ہو گیا۔ اس رؤیا سے میں سمجھتا ہوں۔ کہ کسی زمانہ میں خدا تعالیٰ ہندوؤں میں بھی تبلیغ اسلام کا رستہ کھول دے گا وہ لوگ اس قسم کے دیوتاؤں کے قائل ہیں۔ جن کے کئی کئی ہاتھ کئی کئی ناک اور کئی کئی آنکھیں ہوتی تھیں۔ لیکن ایک وقت آئے گا۔ کہ خدا تعالیٰ ان پر یہ حقیقت کھول دے گا۔ کہ دیوتا بھی ہمارے جیسے انسان ہی تھے۔ صرف ان کی روحانی طاقتوں کو تصویری زبان میں اس طرح دکھایا گیا ہے۔ کہ گویا ان کے کئی کئی ہاتھ تھے۔ کئی کئی سر تھے۔ کئی کئی آنکھیں اور ناک تھے۔ اور یہ روحانی طاقتیں سب بزرگوں کو دی گئی ہیں حضرت فرید الدین صاحب شکر گنج رح۔ حضرت نظام الدین صاحب اولیاء رح۔ اور حضرت معین الدین صاحب چشتی رح کو بھی یہ روحانی طاقتیں دی گئی تھیں۔ وہ بھی لوگوں کے عیوب بہت جلد پہچان لیتے تھے۔ وہ بھی مظلوموں کی فریادیں سنتے تھے۔ اور وہ بھی اپنے دلائل و براہین سے دشمن کو قائل کر لیتے تھے۔ ہندوؤں نے اپنی روحانی طاقتوں کو تصویری زبان میں کئی کئی آنکھوں ناکوں اور کئی کئی ہاتھوں کی شکل میں دکھایا ہے۔ اگر وہ اپنے بزرگوں کو انسانوں کی شکل میں ہی پیش کرتے۔ تو لوگ ان سے ڈر کر بھاگنے کی بجائے ان سے سبق سیکھتے اور اپنے اندر

نیکی پیدا کرنے کی کوشش کرتے

مگر انہوں نے جس شکل میں اپنے بزرگوں کو پیش کیا ہے اسے دیکھ کر تو انسان ڈر کر بھاگنے لگتا ہے۔ اور جب وہ کئی کئی ہاتھ دیکھتا ہے۔ تو خیال کرتا ہے تو خیال کرتا ہے کہ یہ کوئی تیندوا ہے۔ جب کئی کئی سر دیکھتا ہے۔ تو خیال کرتا ہے۔ کہ یہ کوئی عجیب الخلقت حیوان ہے۔ جب کئی کئی آنکھیں دیکھتا ہے۔ کہ یہ کوئی نئی قسم کا سانپ ہے۔ حالانکہ وہ ہمارے جیسے ہی انسان تھے۔ یہ غلط فہمی جس دن دور ہو گئی۔ اور ہندوؤں کی سمجھ میں یہ بات آ گئی۔ کہ ان کے دیوتا اور بزرگ بھی انسان ہی تھے۔ تو وہ انسانوں سے سبق سیکھنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ اور صداقت کو قبول کرنا ان کے لئے کوئی مشکل نہیں رہے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک دن حضرت خلیفۃ المسیح اول رض مسجد اقصیٰ سے قرآن کریم کا درس دے کر واپس آ رہے تھے۔ کہ راستہ میں ایک ہندو ڈپٹی جس کا مسجد اقصیٰ کے ساتھ ہی ایک بڑا سا مکان تھا بیٹھا ہوا تھا۔ وہ آپ کو دیکھتے ہی کھڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا۔ حکیم صاحب میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا پوچھیں اس نے کہا حکیم صاحب میں نے سنا ہے۔ کہ مرزا صاحب بادام روغن اور پلاؤ بھی کھا لیتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول رض نے فرمایا۔ ڈپٹی صاحب ہمارے مذہب میں یہ سب چیزیں جائز ہیں۔ اور لوگ انہیں کھا سکتے ہیں۔ مرزا صاحب کے لئے بھی ان طیب چیزوں کا کھانا جائز ہے۔ اس پر وہ حیران ہو کر کہنے لگا۔ کہ کیا فقیروں کو بھی یہ چیزیں کھانا جائز ہیں یعنی کیا بزرگوں کے لئے بھی ان چیزوں کا کھانا جائز ہے آپ نے فرمایا ہاں ہمارے مذہب میں فقیروں کے لئے بھی پاک چیزیں جائز ہیں بلکہ ان کے لئے دوسروں سے زیادہ پاک چیزیں کھانے کا حکم ہے۔ اس پر وہ خاموش ہو گیا۔ یہ جواب تو شریفانہ تھا۔ جو حضرت خلیفہ اول رض نے اس ڈپٹی کو دیا۔ لیکن ایک جواب خلیفہ رجب دین صاحب نے بھی ایک مجسٹریٹ کو دیا تھا۔ وہ خواجہ کمال الدین صاحب کے خسر تھے۔ اور ان کی طبیعت بڑی تیز تھی۔ ایک دفعہ وہ کسی شہادت کے سلسلہ میں عدالت میں گئے۔ تو مجسٹریٹ جو ہندو تھا۔ ان سے کہنے لگا۔ کہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب پلاؤ قورمہ اور کباب بھی کھا لیتے ہیں۔ کیا یہ ٹھیک بات ہے۔ خلیفہ رجب دین صاحب نے جواب دیا۔ کہ اسلام میں تو یہ سب چیزیں حلال ہیں اور ان کا کھانا جائز ہے۔ لیکن اگر آپ کو یہ چیزیں پسند نہیں۔ تو آپ بے شک پاخانہ کھا لیا کریں۔ مجسٹریٹ کہنے لگا۔ خلیفہ صاحب آپ تو ناراض ہو گئے۔ انہوں نے کہا۔ میں ناراض تو نہیں ہوا۔ میں نے تو صرف آپ کی بات کا جواب دیا ہے۔

اصل بات یہ ہے

کہ جو وساوس اور شبہات کسی قوم میں راسخ ہو چکے ہوتے ہیں۔ عام طور پر اس قوم کے لوگ دوسروں سے بھی انہی خیالات کی توقع رکھتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہندو ڈپٹی تعلیم یافتہ ہونے کیوجہ سے خاموش ہو گیا ہوگا۔ ورنہ وہ ضرور پوچھتا۔ کہ ہمارے ہاں تو بزرگوں کے دو دو سر اور چار چار ناک اور کئی کئی آنکھیں ہوتی ہیں۔ مگر مرزا صاحب کا تو ایک ہی سر اور ایک ہی ناک اور دو ہی آنکھیں ہیں۔ پھر وہ اور آگے بڑھتا اور کہتا کہ ہمارے ہنومان کی تو دُم بھی تھی۔ لیکن مرزا صاحب کی تو کوئی دُم نہیں۔ پھر یہ کیسے مصلح ہو گئے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ تعلیم یافتہ ہونیکی وجہ سے اسے شرم آ گئی اور اس نے یہ سوال نہ کیا ورنہ وہ یہ باتیں ضرور پوچھتا۔ کیونکہ ہندوؤں میں اپنے بزرگوں کے متعلق اسی قسم کے خیالات پائے جاتے ہیں اور انہوں نے تصویری زبان میں انکے کئی کئی سر کئی کئی آنکھیں کئی کئی ناک اور کئی کئی ہاتھ دکھائے ہیں۔ بہر حال جب ہندوؤں کے دل ان وساوس سے پاک ہو جائیں گے۔ اور وہ

روحانیت کا سبق

سیکھنے کیلئے کسی عجیب الخلقت مخلوق کی جو ہاتھی اور سانپ اور تیندوے سے مشابہت رکھتی ہو تلاش نہیں کرینگے۔ بلکہ انسانوں سے ہی سبق سیکھنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ انہیں بھی ہدایت دے دیگا۔ اور وہی وقت ہوگا۔ جب احمدیت ان کے دلوں میں قائم ہو جائے گی۔ (الفضل $\frac{11}{59}$ ۱۶)

موجودہ امام جماعت احمدیہ کا عظیم الشان امتیاز

اور

جماعت کی ترقی کے غیر معمولی اسباب

(از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیان)

جب خدا تعالےٰ دنیا میں کوئی عظیم الشان انقلاب پیدا کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ اس کے لئے غیر معمولی اسباب پیدا کر دیتا ہے اور اپنی طرف سے عظیم الشان قدرتیں ظاہر کرتا ہے۔ ایک نبی کو مبعوث کر کے اس کے ذریعہ سے اس کام کی تخم ریزی کرتا ہے۔ اور پھر اس کی وفات کے بعد اس کے خلفاء کے ذریعہ سے اپنی دوسری قدرت کا اظہار کر کے جماعت کو سنبھالنے اور ترقی دینے کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ اور اس طرح وہ گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال کر اندرونی و بیرونی دشمنوں کی جھوٹی خوشیوں کو پامال کر دیتا ہے۔

اس زمانہ میں دنیا میں انقلاب پیدا کرنے اور نیا آسمان و نئی زمین بنانے کے لئے خدا تعالےٰ نے اول اپنا مامور مبعوث فرما کر اپنی ایک قدرت کا اظہار کیا۔ اور پھر اس کی وفات کے بعد خلفاء کے ذریعہ سے جماعت کو سنبھالنے کے لئے اور اس تخم ریزی کو بار آور کرنے کے لئے خلفاء کے ذریعہ سے اپنی دوسری قدرت کا اظہار کرنا شروع کیا اور ان کے ذریعہ سے جماعت کی بہبودی اور ترقی کے لئے راستہ کھول دیا۔ مگر بعض در پردہ دشمنوں کو یہ بات پسند نہ آئی۔ اور خلافت اولیٰ کے آخری دور میں بعض خود غرض لوگوں نے جماعت کے اندر خطرناک فتنہ کی بنیاد رکھی۔ اور پھر آہستہ آہستہ سرے ہی سے خلافت کے وجود سے منکر ہو کر قادیان مرکز احمدیت سے الگ ہو گئے۔ وہ اپنے زعم باطل میں اپنے آپ کو "اہل الرائے" اور جماعت کا ستون خیال کرتے تھے کہ جماعت کا سارا بوجھ صرف انہی کے کندھوں پر ہے۔ اور جب وہ اس سے الگ ہو جائیں گے تو جماعت احمدیہ کی ساری عمارت دھڑام سے زمین پر آرہیگی اور قادیان میں رہنے والے نااہل اور ناقابل ذکر لوگ اسے ہرگز سنبھال نہ سکیں گے۔ مگر وہ خدا جس نے اس عمارت کو کھڑا کیا تھا ان کے اندرونی اور پوشیدہ حالات کو خوب جانتا تھا۔ اس نے پہلے سے اپنے مسیح موعود کو اس کے متعلق خبر دیتے ہوئے فرما دیا تھا۔ کہ "کئی چھوٹے ہیں جو بڑے کئے جائینگے اور کئی بڑے ہیں جو چھوٹے کئے جائیں گے۔ پس مقام خوف ہے۔"

اسی طرح اس نے یہ بھی خبر دے دی تھی کہ جماعت کے دشمن خوارج کا ایک گروہ آپ کی خلافت کے امر کو روکنے کی کوشش کرے گا۔ مگر ناکام و نامراد رہے گا۔

ایسے حالات میں خدا تعالےٰ اس کمزور اور ناتواں مگر کامل انسان کے ہاتھوں میں سلسلہ کی باگ ڈور دینے والا تھا اس کے متعلق خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے الوصیت میں جس میں خلافت کے متعلق تفصیل بیان درج ہے یہ اعلان کروایا تھا۔ کہ

" خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا۔ اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا۔ اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے سو ان دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے۔ اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھیرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔"

(الوصیت)

پس ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ ایسے خطرناک فتنہ کے وقت کسی ایسے انسان سے کام لیتا جو بظاہر بعض لوگوں کی نظر میں بالکل معمولی مگر خدا کی نگاہ میں وہ کامل انسان ہوتا۔ سو اللہ تعالےٰ نے اس کام کے لئے محمود ایدہ اللہ الودود جیسے نوجوان کو چن لیا قادیان سے رخصت ہونے والوں اور اپنے آپ کو اہل الرائے سمجھنے والوں کو یہ یقین کامل تھا کہ یہ کل کا بچہ ہے۔ اور انہوں نے یہ کہا بھی کہ قادیان کے ارد گرد کے گنوار لوگوں نے اس کل کے بچہ کو خلیفہ بنا کر دنیا کے لئے تماشا کا سامان پیدا کر دیا ہے۔ جماعت کا پچانوے فی صدی حصہ ہمارے ساتھ ہے ہم اہل الرائے ہیں۔ ضروری ہے کہ جماعت ہمارا ساتھ دے اور قادیان کی بعض جگہوں کی طرف اشارہ کر کے یہ ڈینگ بھی ماری کہ عنقریب اس جگہ عیسائیوں کا قبضہ ہو جائے گا۔ مگر وہ ایک بڑ تھی جو خدا تعالےٰ کے صریح وعدوں اور عظیم الشان پیشگوئیوں کے خلاف تھی۔ جسے وہ کسی صورت میں کبھی بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

اس ہونے والے نوجوان خلیفہ کے ذریعہ سے جسے وہ کل کا بچہ کہہ کر تحقیر کیا کرتے تھے دنیا کو دکھا دیا کہ خدا تعالےٰ کس کے ساتھ ہے۔ اور یہ کہ آیا وہ اس جماعت کا قائد بننے کا اہل ہے یا نہیں۔ آخر تھوڑے ہی عرصہ بعد وہی لوگ خود اپنے ہاتھوں سے یہ اعلان کرنے پر مجبور ہو گئے کہ جماعت احمدیہ کا پچانوے فیصدی اسکے ساتھ ہے یہ وہ عظیم الشان کامیابی تھی جس کا اقرار کرنے پر خود دشمن مجبور ہو گیا۔ اور اس طرح اس نے خود اپنے ہاتھ سے اس امر پر مہر تصدیق ثبت کر دی کہ جسے وہ کل کا بچہ سمجھ کر رد کر گئے تھے وہی قابل اور اہل الرائے ثابت ہوا۔ جس پتھر کو معماروں نے رد کر دیا تھا وہی کونے کا سرا ہوا۔ لیکن وہ جو اپنے آپ کو اہل الرائے اور کیا کچھ سمجھتے تھے۔ اس کے سامنے کیسے نااہل ثابت ہوئے۔ کہ جس جگہ ان کے قدم پڑے تھے اس سے آگے نہ ہل سکے۔ اور بعض لوگوں نے اس کی اس کامیابی کا سبب یہ قرار دینا شروع کر دیا۔ کہ چونکہ آپ حضرت مرزا صاحب کے فرزند تھے۔ اس لئے ان کی تیار کردہ جماعت ان کی وجہ سے ان کے فرزند کی طرف مائل ہو گئی حالانکہ اگر اسکی یہ وجہ ہوتی تو شروع ہی سے کوئی فتنہ کھڑا نہ ہونا چاہیئے تھا۔ اور پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اس کل کے بچہ نے نہ صرف اسیقدر کیا کہ جماعت کو اس عظیم خطرہ سے صحیح و سلامت نکال لیا۔ بلکہ جماعت کی ایسی صحیح اور مضبوط لائنوں پر راہنمائی کی کہ جن کے متعلق کہا جاتا تھا کہ وہ مرکز احمدیت پر قبضہ کر لیں گے اس نے ان کے گھروں اور ملکوں میں لوائے احمدیت جا لہرایا۔ اور آج عیسائیت اس کے تمام کردہ مشنوں کے سامنے لرزہ بر اندام ہے۔ عیسائیوں کو ان کے سامنے آنے کی جرأت نہیں وہاں سے اس طرح بھاگتے ہیں جیسے شکار شیر سے نہ آج دنیا کا کونسا ملک ہے۔ جہاں آپ کے نام لیوا موجود نہیں اور کونسا ایسا خطہ ہے جہاں احمدیت کا مشن آپ کے ذریعہ نہیں پہنچا۔ آج اپنے اور پرائے سبھی احمدیت کی اس غیر معمولی ترقی کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ جو اس کل کے بچہ کے ذریعہ سے دنیا کے کناروں تک جماعت کو حاصل ہوئی ہے۔ آپ کے وجود کے طفیل آج جماعت مشرق و مغرب میں اپنا وقار قائم کر چکی ہے۔ اور اسے ساری دنیا میں بین الاقوامی حیثیت حاصل ہو رہی ہے۔

اس جگہ طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آپکی ذات بابرکات میں وہ کونسی خوبیاں وصفات ہیں جن کی وجہ سے جماعت احمدیہ دن دونی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ اور باوجود چاروں طرف سے شدید معاندانہ و مہلکانہ کوششوں کے اس کا کام رکنے کی بجائے دن بدن بڑھتا ہی جاتا ہے۔ اور اس کی ترقی کا قدم پہلے سے تیز سے تیز تر ہوتا جا رہا ہے۔ سو اس جگہ ہم آپ کی بعض ان خصوصیات کا مختصر ذکر کرنا ضروری سمجھتے ہیں جن کی وجہ سے جماعت کو چار چاند لگ گئے ہیں۔ اور جسے دیکھ کر وہ بڑے سے بڑے "اہل الرائے" انگشت بدنداں اور محو حیرت ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس میں کسی طرح سے کوئی رخنہ پیدا ہو کہ اس کا شیرازہ بکھر جائے اور ان کے دلوں کی تپش کے ٹھنڈا ہونے کا سامان پیدا ہو۔ مگر خدا تعالےٰ انہیں ان کے بد ارادوں میں کبھی کامیاب نہ ہونے دے گا بلکہ ان کو ہمیشہ خائب و خاسر اور ناکام و نامراد رکھے گا۔ اور ان کی نشر کے خلاف سلسلہ کو بڑھاتا ہی چلا جائے گا۔ اور اس کا نظام پہلے سے زیادہ سے زیادہ وسیع اور مضبوط کرتا چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ ساری دنیا پر محیط ہو جائے گا۔

۱) سب سے پہلی خصوصیت آپ کی یہ ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت طالمود۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سلف صالحین اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشارات و پیشگوئیوں والہامات و خدائی اطلاعات کے مطابق ہوئی ہے۔ طالمود بتاتی ہے۔ کہ مسیح موعود کا ایک بیٹا اس کا جانشین ہوگا۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ مسیح موعود کے ہاں خاص لڑکا ہوگا۔ امام یحییٰ بن عقب کا کشف بتاتا ہے۔ کہ اس بیٹے کا نام محمود ہوگا جو اس کے بعد ظہور کرے گا۔ ایسا ہی نعمت اللہ ولی نے اپنے کشف خاص کے ذریعہ سے خبر دی تھی کہ پسرش یادگارے بینم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ کہ خدا نے مجھے ایک فرزند عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ جس کے متعلق خدا تعالےٰ نے بتایا ہے کہ وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا اور اس کا نام محمود ہوگا۔ اس کے ذریعہ سے حق ترقی کریگا۔

(باقی [illegible])

ہندوستان میں پیغامیوں کا تبلیغی پراپیگنڈہ

اور

اس کی حقیقت

(از مکرم چوہدری مبارک علی صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم ہبلی علاقہ کرناٹک)

اہل پیغام کے اندرونی اور بیرونی حالات سے واقف کار اس امر سے خوب واقف ہیں کہ احراریوں کی طرح یہ لوگ بھی اخباری پراپیگنڈہ کے خوب ماہر ہیں۔ خصوصاً آجکل جبکہ الٰہی وعید کے مطابق یہ لوگ شکستہ خاطر ہو چکے ہیں۔ اخبار پیغام صلح اپنے ناظرین کو خوش فہمی میں مبتلا کرنے کے لئے اور امیر ایدہ اللہ کی امارت کے حق میں راستہ ہموار کرنے کے لئے جھوٹی تبلیغی کارروائیوں کو شائع کرتا چلا جا رہا ہے۔ اگرچہ سوائے ووکنگ مشن کے جو غیروں کے سہارے زندہ ہے کسی جگہ کوئی قابل ذکر تبلیغ کام نہیں کر رہا ہے۔ مگر اس کمی کو مختلف ڈائریوں کے ذریعہ پورا کیا جا رہا ہے۔

تقسیم ہند سے قبل بھی گو جنوبی ہند میں ان کے کوئی اہم مراکز نہ تھے مگر تقسیم ہند کے بعد نہ صرف جنوبی ہند بلکہ سارے بھارت میں یہ فتنہ اپنی موت آپ مر چکا ہے۔ حیدرآباد میں اگرچہ ایک نمائندہ ہے۔ مگر اس بیچارے پر کسی قسم کی تبلیغ کا الزام نہیں لگایا جا سکتا۔ کیونکہ وہ تو ایک Book Stall کے ایجنٹ کی طرح صرف کتب فروشی کا کام کرتے ہیں۔ یا پھر بقول رفاقت شعار میاں محمد صادق صاحب مرحوم سابق جنرل سیکرٹری پیغامی انجمن و مدیر سابق "امیر" مرحوم کیلئے ریشمی کپڑے کا انتظام ان کے سپرد تھا۔ اس کے علاوہ جیلی میں بقول ان کے ایک مخلص جماعت تھی۔ جو سوائے چند کے ساری کی ساری خلافت حقہ سے منسلک ہو چکی ہے۔ البتہ ایک لوکل کنٹری مبلغ تھے جو ان کی مالی بدحالی سے تنگ آ کر خود ان سے قطع تعلق کر چکے ہیں۔ اس کھلی ناکامی و نامرادی کے باوجود بھی احراریوں کی طرح اپنے تبلیغی ڈھونگ کو رچانے کے لئے ایڈیٹر صاحب پیغام کوئی نہ کوئی سرخی جما کر اپنے گروہ کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ تاکہ ان کو بددل ہونے سے بچایا جائے۔ چنانچہ نومبر سنہ ۵۹ء کے پیغام میں رقمطراز ہیں:۔

"ہبلی کرناٹک سے مولوی عبد اللہ صاحب تیماپوری مرحوم کی قائم کردہ محمدیہ انجمن اشاعت اسلام ہبلی کے سیکرٹری نشر و اشاعت محمد حسین گھوڑلے سوار اطلاع دیتے ہیں کہ یہ انجمن ۱۹۲۶ء سے تبلیغی خدمات سرانجام دے رہی ہے اعتقاد کے لحاظ سے وہی ہے جو احمدیہ جماعت لاہور۔ ہر سال تین روزہ جلسہ میلاد النبی کرتی ہے جس میں ہر اسلامی فرقے کے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ جن میں مولانا عبد الحق ودیارتھی۔ مولانا عمر الدین بھی شامل ہوتے رہے۔ امسال یہ انتظام کیا گیا ہے کہ محمدیہ انجمن اور احمدیہ انجمن اشاعت اسلام اور دیندار انجمن جو سلسلہ احمدیہ کی ہی شاخ ہے (یہ باغیان خلافت کے مختلف گروہ ہیں ناقل) مل کر جلسہ کا انعقاد کریں گے اس کا انتظام کر لیا گیا ہے۔ اور تینوں مل کر تبلیغی کام نہایت عمدگی سے کر سکتی ہیں۔"

اس نام نہاد انجمن کے نام نہاد سیکرٹری نشر و اشاعت کی یہ تبلیغی خبر ایڈیٹر صاحب نے اپنے اخبار احمدیہ کے کالم میں جڑی ہے۔ تاکہ ناظرین کو یہ معلوم ہو کہ یہ سب پیغامی مجاہدین ہی میدان تبلیغ میں اترے ہوئے ہیں۔ حالانکہ یہ انجمن کیا کر رہی ہے۔ اور اس کا کیا شغل ہے اور اس کی تبلیغی سرگرمیوں کی کیا حقیقت ہے۔ اس کے بانی کے عقائد اور احمدیت کے متعلق اس کے خیالات کیا تھے وغیرہ سوالات پر غور کرنے والا طالب حق بآسانی اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ اہل پیغام ایمانی دیوالیہ پٹ چکا ہے اور اس قسم کے لوگوں سے ان کا اتحاد اس پر مہر تصدیق ثبت کر رہا ہے۔

ہبلی میں تبلیغی سرگرمیوں کا غلط پراپیگنڈا

اس کے علاوہ حال ہی میں ہبلی کی پیغامی انجمن کی تبلیغی سرگرمیوں کی ایک رپورٹ اخبار پیغام میں شائع ہوئی ہے ہبلی کے چند ایک پیغامیوں کے ایک نام نہاد صدر شیخ عبد الستار صاحب کو تصدیق صاحب کی طرح ڈائری شائع کروانے کا بہت شوق ہے۔ اور شیخ صاحب کو اگر اپنے سسرال یا وطن بھی جانے کا اتفاق ہو تو وہ اس کا نام تبلیغی دورہ رکھ لیا کرتے ہیں یہی صورت اس تبلیغی رپورٹ کی ہے۔ ورنہ ان بے چاروں کو تو آج تک یہ بھی توفیق نہیں ملی کہ پبلک میں احمدیت کو کھلے طور پر پیش کر سکیں۔ وہاں ودیارتھی صاحب اور شملوی صاحب کئی بار ہبلی تشریف لاتے رہے ہیں مگر ان کا قیام و طعام مذکورہ انجمن میں ہونے کی وجہ سے جلسہ میں منتظمین جلسہ کی شرائط کی وجہ سے کبھی احمدیت کا ذکر نہیں کرتے رہے کیونکہ ہبلی میں پیغامیوں کو اپنی ساری تاریخ میں ایک بار بھی تبلیغی یا تربیتی پبلک جلسہ کرنے کی توفیق نہیں ہوئی۔ اور تقسیم ہند کے بعد دیگرے اس بار تقریباً تقریباً اس فتنہ پر موت وارد ہو چکی ہے۔ اگر ہم غلطی پر نہیں تو میاں دوست محمد صاحب آئندہ پیغام میں ترتیب وار تمام جماعتوں اور مشنوں کے نام شائع فرما دیں۔ مگر ساتھ ہی ان جماعتوں سے وصول شدہ چندہ کی بھی تعداد بتا دیں تاکہ ہم یقین کر سکیں کہ یہ تو ہبلی کے پیغامیوں کی طرح ۸ر ماہوار کے ممبر نہیں۔!!

جنوبی ہند میں ایسے منکرین خلافت واحمدیت کا حشر اپنی آنکھوں سے دیکھ کر ہمیں تو لطف آجاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے گئے وعدہ کو کہ میں ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا کس شان سے پورا کیا ہے۔ ہمارے علاقہ میں اس قسم کے تین گروہ تھے۔ یعنی فتنہ تیماپوری۔ فتنہ دیندار۔ فتنہ پیغامی۔ اور اب ان تینوں پر نزع کی حالت ہے۔ جس میں مولوی دوست محمد صاحب لاہور میں بیٹھ کر جان نہیں ڈال سکتے۔ کیونکہ یہ کسی بندے کے بس کا روگ نہیں!!

الغرض ان سب منکرین خلافت کے عبرتناک انجام کو دیکھنے کے بعد ہمیں تو ان نئے فتنہ انگیزوں کے سر نکالنے اور خلافت حقہ ثانیہ کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے والوں کی عقل پر تعجب ہی آتا ہے۔ کہ جس حرص کی لئے کر وہ اس برگزیدہ جماعت سے اپنا پیوند توڑ رہے ہیں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ ان کی یہ حرص وہاں پوری ہو جائے گی۔ کیونکہ وہاں تو ان سے چالیس چالیس سالہ [illegible] امیدوار بیٹھے ہیں جنہوں نے بقول شخصے اپنی ترقی کے لئے بیچارے سابق امیر کی جان لینے سے بھی دریغ نہیں کیا۔!!

فاعتبروا یا اولی الابصار

بقیہ صفحہ نمبر ۹

پس آپ کا مبارک وجود ان پیشگوئیوں کا مصداق ہونے کی وجہ سے صداقت احمدیت کا ایک درخشندہ ستارہ ہے۔ جو لوگوں کے لئے ہدایت اور راہنمائی کا ذریعہ ہے۔

(۲) جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خبر دی تھی۔ کہ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے آپ خدا تعالیٰ کے مقرب ہیں۔ اور آپ خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام۔ وحی کشوف اور رؤیا صالحہ سے مشرف ہیں جو اخبارات وغیرہ میں کثرت سے شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اور لوگ ان کو پورا ہوتا دیکھتے رہتے ہیں۔ پچھلے دنوں آپ نے اعلان فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس قدر رؤیا صالحہ والہام وغیرہ سے نوازا ہے۔ کہ گذشتہ ساڑھے تیرہ سو سال کے تمام پادریوں اور بشپوں کو مل کر بھی یہ بات حاصل نہیں بھلا اگر ہوئی ہے تو اسے پیش کیا جائے۔ مگر کسی کو دم مارنے کی جرأت نہیں ہوئی یہ چیز اپنا اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔

(۳) اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی طور پر تقویٰ وطہارت نفس و پاکیزگی طبع عطا فرمائی ہے۔ یہ چیز فی زمانہ دنیا کے لیڈروں میں مفقود ہے۔ اس لئے اس کا اثر بھی دوسروں پر خاص طور پر پڑتا ہے۔ آپکی یہ خوبی دوسروں کو آپ کا گرویدہ کر لیتی ہے۔ آپ اعلیٰ اخلاق کا مجسمہ ہیں۔ اور اخلاق فاضلہ ہی ایک ایسی چیز ہے جو دلوں پر خاص اثر پیدا کرتی ہے۔ اور انسان کو انقلاب کے لئے تیار کر دیتی ہے۔

(۴) اللہ تعالیٰ نے آپ کے اندر غیر معمولی قوت جذب وکشش رکھی ہے کہ مخالف سے مخالف بھی آپ کی طرف کھنچے چلے آ رہے ہیں قادیان و ربوہ کی آبادی اور باہر سے لوگوں کی آمد اور جلسہ سالانہ پر کثرت زائرین اس بات کا زندہ ثبوت ہے۔ لوگ دنیا کے کناروں سے آپ کو دیکھنے کے لئے چلے آ رہے ہیں۔

(۵) اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ سے آپ کے متعلق یہ خبر دی تھی۔ کہ وہ سخت ذہین وفہیم ہو گا سو اس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آپ کو ذہن رسا عطا فرمایا ہے۔ آپ کی ذہانت اور فہم سب کو مسلم ہے۔ بہت سے واقعات اس امر کے شاہد ہیں جن کا بیان اس جگہ موجب تطویل ہے۔

(۶) اللہ تعالیٰ نے آپکو صواب الرائے اور صحیح قوت فیصلہ کا امتیاز بخشا ہے کہ بڑے سے بڑے پیچیدہ مسائل میں آپ کو ذرا بھی دقت پیش نہیں آتی۔ اور آپ ان کا حل ایسا خوش اسلوبی سے کرتے ہیں۔

منظوری عہدیداران جماعتہائے ہند

مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدیداران کی منظوری بتفصیل ذیل بخوشی دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ عہدیداران کو زیادہ سے زیادہ خدمات کی توفیق دے۔ آمین۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

۱۔ جماعت احمدیہ مسکرا

جماعت راٹھ سے مسکرا کو الگ کر دیا گیا ہے۔

۱۔ صدر عبدالستار خاں صاحب۔ بمقام و ڈاکخانہ مسکرا ضلع ہمیر پور۔ یو۔پی

۲۔ سیکرٹری مال سلطان احمد خاں صاحب " "

۳۔ نائب سیکرٹری مال عبدالکریم صاحب " "

۴۔ سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ راجا ر محمد صاحب " "

۵۔ امین۔ عبدالستار خاں صاحب " "

بقایا دار عہدیداران کی منظوری شدہ برائے مجھ "

۲۔ جماعت احمدیہ راٹھ

۱۔ صدر اسرار صاحب۔ بمقام و ڈاکخانہ راٹھ ضلع ہمیر پور۔ یو۔پی۔

۲۔ سیکرٹری مال۔ افراز محمد صاحب " "

۳۔ " تبلیغ " [illegible] محمد صاحب " "

۴۔ " امور عامہ۔ خارجہ۔ حمیدالحسن صاحب "

مسکرا کو راٹھ سے الگ کر کے علیحدہ جماعت بنا دیا گیا ہے۔

۳۔ جماعت احمدیہ سکندر آباد

۱۔ امیر سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب الہ دین بلڈنگس سکندر آباد۔

۲۔ نائب امیر غلام قادر صاحب شرق " "

نائب امیر صاحب کی منظوری لوجہ لقبایادار چھ ماہ کے لئے مشروط ہے۔

۳۔ سیکرٹری مال سیٹھ یوسف الہ دین صاحب معرفت الہ دین بلڈنگس آکسفورڈ سٹریٹ سکندر آباد

۴۔ سیکرٹری تبلیغ سیٹھ علی محمد صاحب " "

۵۔ " وصایا " غلام قادر صاحب شرق " "

مندرجہ ذیل احباب کا چندہ اخبار بدر ماہ نومبر میں ختم ہے

نمبر ۱۲۵۵ مکرمی اے جی فاروق احمد صاحب شاہ آباد۔ دکن ۲۰ نومبر ۱۹۵۶ء

نمبر ۱۲۱۹ " محمد خواجہ غوری صاحب یادگیر دکن " "

نمبر ۱۲۱۷ " ایم یو عبیداللہ صاحب مجیش (اردمالا بار) " "

نمبر ۱۲۶۱ " سید احمد ناصر صاحب نیروبی (افریقہ) " "

نمبر ۱۲۶۲ " میاں ننھے خاں صاحب شگنگھم (یو۔پی) "

نمبر ۱۲۹۳ " اے باسط صاحب جمگاؤں (بہار) "

نمبر ۱۲۶۴ " ایس ایم شہاب احمد صاحب علیگڑھ (یو۔پی) "

نمبر ۱۲۷۵ " سیٹھ حبیب جی علاؤ الدین صاحب سکندرآباد دکن "

نمبر ۱۲۷۵ " شاہ محمد توحید صاحب پام (بہار) "

نمبر ۱۲۷۱ " ڈاکٹر بی۔۔ صاحب ڈارمور دگورو (افریقہ) "

نمبر ۱۲۷۲ " محمد حسین صاحب الیڈ منسٹر جنجہ یوگنڈا (افریقہ) "

نمبر ۱۵۴۰ " یو محمد دیجقو ڈی (ملا بار) "

نمبر ۱۵۴۲ " نذیر احمد صاحب سامان (یو۔پی) "

نمبر ۱۵۵۵ " منظفر خاں صاحب سنہہ باری (کشمیر) "

نمبر ۱۵۶۱ مکرمی محمد صدیق خاں صاحب دھورار (یو۔پی) "

نمبر ۱۲۵۹ " ہاجرہ بیگم صاحبہ دیودرگ (دکن) "

نمبر ۱۵۳۲ " سید حسام الدین احمد صاحب کوسمبی (اڑیسہ) "

نمبر ۱۵۳۶ مکرمہ جنرل سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ کوسمبی (اڑیسہ) "

نمبر ۱۵۷۶ مکرمی سلطان علی صاحب آڑھتی محراب پور نواب شاہ سندھ (پاکستان)

تقدیر احمد خاں صاحب بمبئی نمبر ۔۔۔

نوٹ:- جن احباب کے نام اخبار جاری ہے لیکن انہوں نے باوجود یاد دہانی کے ابھی تک چندہ ادا نہیں کیا وہ مہربانی فرما کر جلد از جلد چندہ روانہ کریں۔ دفتر خدا کی ۔۔۔ دیں تاکہ ان سے کام آئندہ بھی باقاعدہ اخبار جاری کر سکیں۔ (منیجر)

بقیہ صفحہ نمبر ۲

آج ہند و پاک میں کام کرنے والی تمام باعمل پارٹیوں، تحریکوں اور جماعتوں کی متحرکسا وردبہ ترقی دیکھ کر ہند کے اہلحدیثوں کا حساس طبقہ بیزار ہو چکا ہے۔ اور راہ ترقی میں ہم عصر دو ترقی پذیر قوموں، جماعتوں اور سوسائٹیوں کے دوش بدوش بڑھ جانا چاہتا ہے۔ مگر جب میدان عمل کی طرف نظریں اٹھا کر دیکھتا ہے تو اسے یاس و قنوط کے گھمبیر اندھیرے اور بھیانک سائے چار سو نظر آتے ہیں۔ نہ تو کوئی قائد ہے۔ جو حوصلہ مندی کا درس دیتا ہوا آگے بڑھاتے چلے۔ نہ کوئی مرکز جس کے سہارے یہ آگے بڑھ سکیں اور نہ کوئی ادارہ جوان کی راہ عمل میں روشنی کے مینار ے کا کام دے سکے۔ بالآخر وہ مایوس ہو کر کسی بھی راہ پر لگ جاتا ہے۔ تو ہمارے مولوی صاحبان ان کو چھیڑنا اور ا فراغ وا تہام کے خطابات ان سے نوازنا شروع کر دیتے ہیں کسی کو توفیق نہیں ہوتی جو یہ سوچنے کے لئے تیار ہو کہ اس صورت حال کا اصل باعث کیا ہے جسے ختم کر کے آئندہ اس قسم کی صورت حال کے پیدا ہونے کا سد باب کر دیا جائے۔ عوام ہوں یا خواص اس احتمامی وجہ قتیل گناہ میں سب ہی ماخوذ ہیں جسے قدرت قطعاً معاف نہ کرے گی۔

(اہلحدیث دہلی ۵ نومبر ۱۹۵۶ء)

زمانے کے ۔۔۔ یاس و تنزل کا پیکر بن رہا ہے؟!

مقامات مقدسہ قادیان کی غیر معمولی مرمت

اور

احباب جماعت کا فرض

پیشتر ازیں بذریعہ اخبار بدر اور سرکلر جملہ احباب جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی جا چکی ہے کہ گذشتہ چند سالوں میں قادیان کے مقدس احمدیہ ایریا بشمول مسجد مبارک مسجد اقصیٰ دارالمسیح مدرسہ احمدیہ اور مہمانخانہ کی عمارتوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ اور وہ فوری مرمت و تعمیر کی محتاج ہیں۔ اس غرض کے لئے چندہ کی تحریک نظارت ہذا کی طرف سے کی جا چکی ہے۔ لیکن ابھی تک ہماری درخواست پر بہت کم احباب اور جماعتوں نے اس اہم ضرورت کو محسوس کر کے اس میں حصہ لیا ہے۔

حال ہی میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے ۔۔۔ انجینئر کو معائنہ کے لئے قادیان بھجوایا۔ جن کے اندازہ کے مطابق فوری اور ضروری مرمتوں کے اخراجات کا اندازہ قریباً تینتیس ہزار روپے بنتا ہے اور غیر معمولی خرچ ایسا ہے کہ جس کے لئے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سالانہ معمولی بجٹ میں گنجائش نہیں ہے۔ اور ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعت کے احباب اس قومی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے اس کار خیر کی تکمیل کی طرف توجہ فرمادیں۔

اس غرض کے لئے احباب جماعت کو چندہ کی اپیل کرتے ہوئے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ:-

"قادیان کے اکثر مقامات کافی شکستہ ہو کر قابل مرمت ہو رہے ہیں۔ اور یہ صورت حال عمارتوں کے لئے سخت خطرناک ہے۔ اور جماعت کا فرض ہے کہ قادیان کی مقدس عمارتوں خصوصاً مسجد مبارک۔ مسجد اقصیٰ اور دارالمسیح کو محفوظ رکھنے کے لئے پوری توجہ اور دلجمعی کوشش سے کام لیا جاوے۔ اگر اس کام پر وقت پر توجہ نہ دی گئی۔ تو بعد میں زیادہ نقصان کا اندیشہ ہے۔ عمارتوں کا یہ قاعدہ ہوتا ہے کہ اگر چھوٹی سی شکست و ریخت کو بھی مناسب وقت پر نظر انداز کر دیا جاوے تو کچھ عرصہ کے بعد بہت وسیع اور غیر معمولی اخراجات کی متقاضی ہو جاتی ہیں۔ پس جماعت کے جملہ دوستوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس کار خیر کی طرف فوری توجہ فرمادیں۔ اور قریب ترین عرصہ میں اتنا روپیہ جمع کر دیں کہ قادیان کی مقدس عمارتوں اور ان کے علاوہ درویشوں کے مکانوں کی فاطر خواہ مرمت ہو سکے ورنہ وقت گذر جانے کے بعد یہی کام جو اب چند ہزار روپیہ خرچ کر کے کیا جا سکتا ہے لاکھوں روپے دے کر بھی کرنا مشکل ہو جائے گا۔"

اس کے بعد فرماتے ہیں:-

"قومیں اپنی روایتوں اور مقدس مقامات کی وابستگی کے ساتھ زندہ

رہتی ہیں۔ سکھ قوم نے یہاں تک کیا کہ جہاں حضرت باوا نانک نے چند گھنٹے بھی قیام کیا یا جہاں اتفاقی طور پر بھی ان کا قدم پڑ گیا یا کسی درخت کے نیچے انہوں نے چند لمحے ٹھہر کر آرام کیا اسے بھی انہوں نے گویا اپنا مقدس مقام قرار دیکر اسکی حفاظت اور اس کے اکرام کو ایک قومی فرض قرار دے لیا۔ تو کیا اسلام اور احمدیت کے نام لیوا ان مقامات کی واجبی مرمت سے غفلت برتیں گے جہاں ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے جہاں انہوں نے اپنی زندگی کے ایام گذارے جہاں انہوں نے اپنے خدا کی دن رات عبادت کی۔ جہاں ان پر خدا تعالیٰ کی تازہ بتازہ وحی نازل ہوتی رہی۔ جہاں وہ اپنے مخلص صحابہ میں بیٹھ کر ان کی دینی اور روحانی تربیت فرماتے رہے۔ اور جہاں وہ ایک مقدس مزار میں مدفون ہیں۔"

حضرت صاحبزادہ صاحب کا مندرجہ بالا ارشاد مخلصین جماعت کی فوری توجہ بیداری اور عملی فرض شناسی کیلئے کافی ہونا چاہیئے۔ پس نظارت ہذا جملہ احباب جماعت کو خدمت اور حفاظت شعائر اللہ کے اس موقعہ میں مالی شرکت کی اپیل کرتے ہوئے یہ توقع رکھتی ہے کہ ہر احمدی خواہ وہ دنیا کے کسی کونے میں آباد ہو اس مبارک تحریک میں حصہ لیکر فرض شناسی کا ثبوت دیگا۔ احباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کا اولین فرض ہے کہ وہ اس تحریک میں زیادہ سے زیادہ چندہ دیکر قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کریں۔ مبلغین جماعت اور عہدیداران مال کو چاہیئے کہ وہ اس تحریک کو ہر فرد مرد و زن تک پہنچا کر وعدوں اور وصولیوں سے نظارت ہذا کو مطلع فرمادیں۔

ناظر بیت المال قادیان

بنگال کی سیلاب زدہ جماعتوں کی امداد

منجانب جماعت احمدیہ کلکتہ

قبل ازیں مکرم امیر صاحب کلکتہ کی اطلاع پر بدر کی گزشتہ اشاعتیں اعلان کیا گیا تھا کہ جماعت احمدیہ کلکتہ نے بنگال کی سیلاب زدہ جماعتوں کی /۳۰۰ روپیہ سے امداد کی ہے اب اطلاع آئی ہے کہ /۶۰۰ روپیہ بھجوایا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کلکتہ کو جزائے خیر بخشے۔ آمین۔

(نظارت دعوت و تبلیغ قادیان)

وزراء کی خدمت میں تہنیتی خطوط اور انکے جوابات

اس ماہ کی ابتداء میں مشرقی پنجاب اور پیپسو کی ریاستوں کا ادغام عمل میں آیا ہے اس طرح نہ صرف یہ کہ پنجاب میں توسیع ہو گئی ہے۔ بلکہ مشرقی پنجاب کی ریاستوں کا وجود ختم کر دیا گیا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس امر کو بابرکت کرے۔ اس موقعہ پر نئی کابینہ معرض وجود میں آئی ہے۔ ان کی خدمت میں تہنیت نامے ارسال کئے گئے تھے ان میں سے خاکسار کے نام جو جواب موصول ہوئے ہیں درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

ملک صلاح الدین

ناظر امور عامہ و خارجہ قادیان

(۱) ۱۰ نومبر ۱۹۵۶ء۔ چندی گڑھ

پیارے بھائی

نئے وسیع پنجاب کے معرض وجود میں آنے پر پنجاب کی وزارت میں میرے وزیر بننے پر آپ کا تہنیت نامہ موصول ہوا۔ جس کے لئے میں آپ کا بہت ممنون ہوں

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ پنجاب اور پیپسو کی غیر قدرتی حدود ختم ہو گئیں۔ پیارے ملک کی وسیع پنجاب سے بہت سی امیدیں وابستہ ہیں۔ آج دنیا پر بدامنی کی گھٹائیں چھا رہی ہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ حالات چاہے کیسے ہی ہوں۔ ہم سب مل کر ملک کی امیدوں کو پورا کریں گے میں آپ کو دوبارہ مبارکباد دیتا ہوں۔ اور خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے قوت عطا کرے تاکہ میں آپ کی امیدوں اور مبارکباد کے لائق ثابت ہو سکوں۔

آپ کا بھائی

(دستخط) (جناب) مول چند جین (صاحب) وزیر پبلک ورکس)

(۲) چندی گڑھ ۱۰ نومبر ۱۹۵۶ء

میرے پیارے محترم ملک صاحب

آپ کے تہنیت نامہ اور مبارکباد کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ میں اس موقعہ پر آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں ہمیشہ انتہائی کوشش کروں گا کہ آپ کی توقعات پر پورا اتر سکوں اور جو اعتماد مجھ پر کیا گیا ہے اسے پورا کر سکوں۔ مجھے امید ہے کہ مفوضہ امور میں ہمیشہ میرے لئے امداد کا باعث بنیں گے

آپ کا مخلص

(دستخط) (جناب) رام کشن صاحب (نائب وزیر لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی پراجیکٹ)

بشیر احمد صاحب ظفر کے متعلق اعلان

بشیر احمد صاحب ظفر عرف بھنڈیار نے کئی سال تک قادیان میں فتنہ سازی کی۔ افسران سلسلہ کو طرح طرح کی تکالیف دیتے رہے اور حکم عدولی کا شیوہ اختیار کیا۔ یہ دیکھ کر کہ ان کے اس رویہ سے نظام سلسلہ کو نقصان پہنچتا ہے ان کو قادیان سے رخصت ہونے کے لئے کہا گیا۔ قریباً ایک سال تک بزرگان و افسران سلسلہ اس فیصلہ کی تعمیل کیلئے ان کو سمجھاتے رہے۔ لیکن یہ اپنی ضد پر قائم رہے۔ بعد ازاں ایک سال تک قادیان سے باہر رہے لیکن اس سارے عرصہ میں ان کا رویہ معاندانہ رہا ہے۔ چونکہ انہوں نے اپنے قول و عمل سے یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کے ممبر رہنے کے مستحق نہیں۔ اس لئے جماعت احمدیہ عرصہ سے انہیں جماعت احمدی کی ممبرشپ سے خارج سمجھتی ہے۔ اور ان سے کسی قسم کا تعلق رکھنا نہیں چاہتی۔ وہ صدر انجمن احمدیہ کی کسی شاخ کے ممبر نہیں بن سکتے۔ نہ ہی ان کا چندہ قبول کیا جا سکتا ہے۔ جب تک کہ وہ سچے دل سے تائب نہ ہوں اور کافی عرصہ تک جماعت احمدیہ ان کے رویہ کی نگرانی کر کے اسے درست نہ پا لے۔ اللہ تعالیٰ انہیں سچی توبہ کی توفیق اور سلامتی کی راہ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ توبہ کی صورت میں وہ ہمارے بھائی ہوں گے۔ ہمیں ان سے کوئی نقار نہیں

ناظر امور عامہ قادیان